مکتوباتِ آزاد

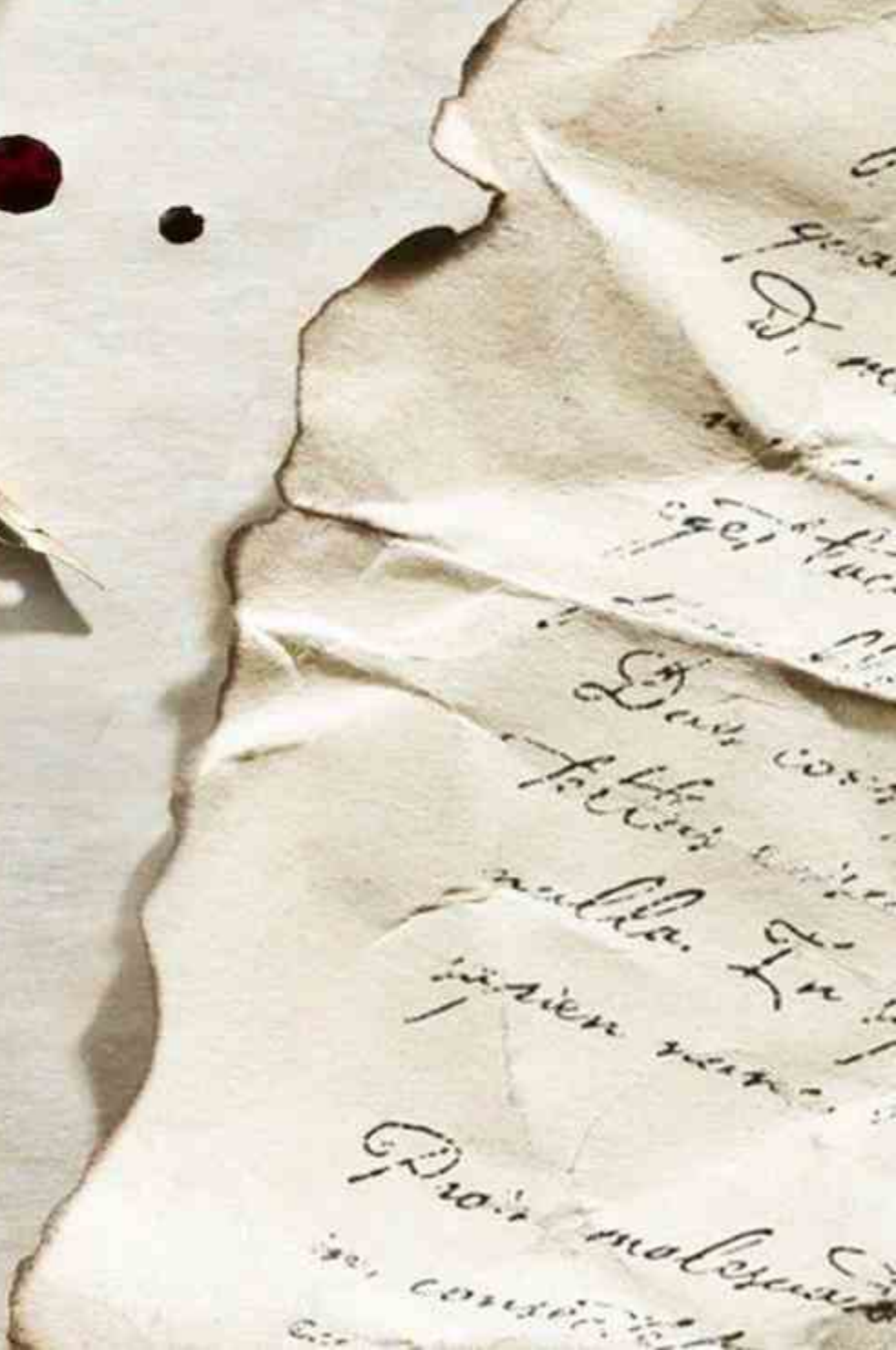

002
www.taemeernews.com

حقوق محفوظ

مکتوباتِ آزاد

یعنی

تاجدارِ قلیمِ اردو

جناب شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد دہلوی کے پر معنی

خطوط کا با تصویر مجموعہ

مع ایک ضروری دیباچہ

مؤلفہ

سید جالب دہلوی

منیجر مرغوب الجنسی لاہور نے

www.taemeernews.com

شمس العلما مولوی محمد حسینؑ صاحب آزاد

www.taemeernews.com

فہرست

الف	تمہید طبع ثانی	5
ب	دیباچہ مکتوباتِ آزاد (سید جالب دہلوی)	7
1	خط: 1	37
2	خط: 2	41
3	خط: 3	44
4	خط: 4	46
5	خط: 5	48
6	خط: 6	51
7	خط: 7	54
8	خط: 8	57
9	خط: 9	60
10	خط: 10	64
11	خط: 11	66
12	خط: 12	71
13	خط: 13	74
14	خط: 14	78
15	خط: 15	81
16	خط: 16	84
17	خط: 17	87
18	خط: 18	89
19	خط: 19	91
20	خط: 20	94
21	خط: 21	96
22	خط: 22	98
23	خط: 23	101
24	خط: 24	103
25	خط: 25	106
26	خط: 26	108
27	خط: 27	112
28	خط: 28	114

005
www.taemeernews.com

تمہید طبع ثانی

مکتوبات آزاد جنکا سلسلہ مخزن اپریل ۱۹۰۶ء سے شروع ہوکر چھ سات مہینے تک برابر دلچسپی سے جاری رہا - دراصل منیجر سیّد حسن بلگرامی صاحب بالقابہ کے نام ہیں - منیجر صاحب موصوف نواب عماد الملک مولوی حسن بلگرامی کے برادر عزیز اور مشہور خاندان بلگرام کے رکن ہیں - آپ انڈین میڈیکل سروس کے سند یافتہ ہیں اور عرصہ تک فوجی ڈاکٹر رہے ایکدفعہ حسن اتفاق سے منیجر صاحب بسلسلہ ملازمت امرتسر میں مقیم تھے - اور یہ خط و کتابت بھی انہی دنوں کی ہے قریباً بارہ برس ہو گئے ہیں کہ دفتر مخزن نے ۱۹۰۷ء میں ناظرین مخزن کے اصرار پر ان دلچسپ اور دلاویز منتشر تحریروں کو ایک مجموعہ کی صورت میں چھاپکر ملک اور زبان پر احسان عظیم کیا تھا۔

چونکہ پہلے ایڈیشن کا ایک بھی نسخہ باقی نہیں رہا اور شائقین کا دست خریداری ہندوستان کی ہر دلعزیز اور مقبول زبان کے سب سے بڑے ادیب اور مربّی کے کلام بلاغت نظام کیلئے برابر دراز ہوتا دیکھکر ہمنے اس مجموعہ کو شیخ عبد القادر صاحب بی اے پبلک پراسیکیوٹر لائل پور کی اجازت سے دوبارہ اس موزون سائز پر خوبصورت

www.taemeernews.com

ایڈیشن میں چھاپا گیا ہے۔ اردو زبان کے دلدادہ عموماً اور کلام آزاد کے فدائی خصوصاً قدردانی کی نگاہ سے دیکھینگے۔

مزید دلچسپی کے لئے مولانا آزاد کا فوٹو بھی چسپاں کیا گیا ہے جو کہ کتاب کی شان کو دوبالا کر رہا ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب آزاد عربی۔ فارسی میں اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے۔ فن شاعری میں ذوق مرحوم کے شاگرد رشید تھے۔ اردو لٹریچر (نثر اور نظم) میں ایک نئی روح پھونک دینا انہی کا کام تھا۔ بیسیوں کتابیں ان کی تصنیف و تالیف سے گھر گھر پھیل رہی ہیں (مثلاً دربار اکبری۔ قند پارسی۔ سخندان پارس نیرنگ خیال۔ قصص ہند۔ جامع القواعد وغیرہ وغیرہ) ان کے کارہائے نمایاں کے عوض جشن جوبلی میں ان کو شمس العلماء کا خطاب ملا تھا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں فارسی عربی کے پروفیسر رہے ہیں۔ آپ ۱۰۔ ماہ ذوالحجہ ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۔ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ ہجری (بوقت شب اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے +

منیجر مرغوب ایجنسی لاہور

www.taemeernews.com

دیباچہ مکتوباتِ آزاد

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

کم و بیش بائیس برس کا زمانہ گذرتا ہے کہ راقمِ سطور ہذا نے جس کی عمر اُن دنوں دس گیارہ سال سے زیادہ نہ ہوگی حضرت آزاد کو اپنے وطن مالوف کے ایک خانہ باغ میں ٹہلتے ہوئے کمال ذوق وشوق کے ساتھ مندرجۂ بالا شعر پڑھتے سُنا اور مصرعِ ثانی کے پانچوں لفظوں پر یکے بعد دیگرے زور دے دے کر معانی مختلفہ کا مزہ لیتے دیکھا۔ مولانائے موصوف پر اسوقت ایک ایسی زبردست وجدانی کیفیت طاری تھی اور شعر مذکور کے الفاظ کچھ ایسے نرالے انداز سے ان کی زبان فیض ترجمان سے ادا ہو رہے تھے۔ نیز آپ کی حرکاتِ چشم و ابرو اور جنبشِ دست و بازو کچھ اس طرح محسوسات قلبی کا پتہ دے رہی تھیں کہ راقم الحروف باوجود اس کم سنی و ناسمجھی کے

008
www.taemeernews.com

اُس سے علیٰ قدر حال متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور شعر مرقومہ صدر فوراً اس کے نوحۂ دل پر کالنقش علی الحجر ثبت ہوگیا اور اس کے بعد وقتاً فوقتاً خاص خاص موقعوں پر اُسی موہوم تاثیر کے ساتھ یاد آتا رہا جو حضرت آزاد کے تصرّف نے اُس میں پیدا کر دی تھی۔ لیکن اس کے معانی کی جو پوری دلخراش وحسرت انگیز تشریح دس سال کے بعد یہ خبر وحشت اثر سُنکر ہوئی کہ "مولانا آزاد نے بہ آں ہمہ علائق روزگار محویت واستغنا کا آخری درجہ حاصل کرکے دکھا دیا اور صدماتِ پیہم سے تنگ آکر دنیا و اہلِ دُنیا کے تعلقات سے یک لخت ہاتھ اُٹھا لیا"۔ اس کا اظہار بذریعۂ الفاظ کسی طرح ممکن نہیں۔ بس ع

دلِ من داند ومن دانم وداند دلِ من

کیونکہ گو مولانائے موصوف نے سن رُشد وتمیز کو پہنچتے ہی عملی فوایدِ پر خیالی دلچسپیوں کو ترجیح دینی شروع کر دی تھی اور اوائلِ شباب ہی میں اپنی طبیعت کا یہ نرالا رنگ معاصرین ولحباب پر ظاہر فرما دیا تھا اور بیس بائیس سال کی عمر میں قدامت پرستی کو کھلم کھلا اپنا شعار خاص قرار دے لیا تھا۔ نیز صوفیائے کرام کے

009
www.taemeernews.com

معتقدات میں جن دو عالموں جسمانی و روحانی یا سفلی و علوی کا الگ
الگ آباد ہونا مذکور ہے۔ اُنکی دیکھ بھال اپنے لئے ضروری ٹھہرائی
تھی۔ اور اپنے اوقاتِ گرامی کا ایک حصہ روحانیات پر غور کرنے
اور دونوں عالموں کے ظاہری و باطنی تعلقات کا پتہ لگانے کے
لئے مختص کر رکھا تھا۔ اور ویدانت و تصوّف میں جو ریاضتیں تزکیۂ
نفس و تصفیۂ باطن کے لئے مقرر ہیں وہ مہنتوں اور درویشوں کی
صحبتوں میں رہکر سیکھی تھیں۔ متعدّد اشغال و اذکار کو اپنا لازمۂ زندگی
بنایا تھا۔ اور ذکرِ خفی و جلی اور وردِ نادعلی میں وہ مشق بہم پہنچائی
تھی کہ آپ کے سانس کی حرکات بعض اوقات پاس بیٹھنے والوں
کو چونکا دیتی تھیں۔ عدد کے بعد کئی اُفتادیں اب پر پڑیں اور ایک
سے زیادہ مرتبہ آپ کی زندگی معرضِ خطر میں رہی مگر کوئی دقّت یا
صعوبت آپ سے یہ شوق ترک نہ کرا سکی۔ سفر کا آپ کو بارہا اتفاق
ہوا۔ مگر یہ سلسلہ ہر جگہ ساتھ رہا۔ خواہ آپ شمالی ہند و افغانستان
میں پھرے خواہ ترکستان و ایران میں تشریف لے گئے۔ مگر کہیں
اس فریضۂ طریق کو جُدا کرنا گوارا نہ فرمایا اور دورانِ سیاحت میں برابر

010
www.taemeernews.com

آپ کو یہ چٹک لگی رہی کہ کسی پہنچے ہوئے اللہ والے بزرگ سے سابقہ
پڑے جو اپنی توجہ سے ہستی کا اصلی راز آپ پر منکشف کر دے اور
عالمِ بالا کی سیر کے متعلق آپ کا دیرینہ اشتیاق پورا کرے خصوصاً
جو حیرت انگیز و فوق العادۃ کرشمے مختلف مذاہب میں اہلِ باطن سے
منسوب کیے جاتے ہیں انکی حقیقت، آپ کو جتائے اور فلاحِ دنیا
وصلاحِ عقبیٰ کے لئے جن بزرگوں کا دامن آپ نے پکڑا ہے
انکی ارواحِ طیبہ سے حسب دلخواہ فیض پہنچوائے۔ ایک طرف تو یہ
خیالات تھے جنہوں نے سالہا سال کی پختگی سے عقائد کا درجہ حاصل
کر لیا تھا اور دوسری جانب وجہ معاش میں بھی آپ کو تعلیم و تحقیق
السنہ ہی سے واسطہ پڑا تھا۔ اور اس کام میں جو تین زبانیں
فارسی اردو ہندی آپکا سرمایۂ امتیاز تھیں اُن کے لٹریچر کا مدار و مدار
صرف شاعری پر آکر ٹھہرا تھا۔ اس لئے آپکی بود و باش زیادہ تر
تخیل کی دنیا میں رہتی تھی۔ اور شعرائے ہند و فارس کے نتائج افکار
ہر وقت آپ کے انیسِ خلوت ہوا کرتے تھے اس لئے کوئی
محلِ تعجب نہیں کہ جب ارباب زمانہ کی ناقدری و بیوفائی اور دنیائے دنی

011
www.taemeernews.com

کے مصائب وآلام کا ساکنانِ عالم خیال کی دلجوئی و مدارات سے مقابلہ پیش آیا تو آخر الذکر طمانیت و یکسوئی کا گلزار سراپا بہار دکھا کر اور سالہا سال بے غل و غش اس میں سیر کرنے کی امید دلا کر حضرت آزاد کی طبیعت کو اپنی طرف کھینچ لینے میں کامیاب ہو گئے اور مولانا موصوف جملہ تعلقاتِ دنیاوی سے منہ موڑ کر اور عقل و خرد کے ساتھ ملکی لٹریچر کو روتا چھوڑ کر یہ شعر پڑھتے ہوئے دیارِ تصور کے گلشنِ بے خزاں میں پہنچے ؎

ز ہشیارانِ عالم ہر کرا دیدم غمے دارد
دلا دیوانہ شو۔ دیوانگی ہم عالمے دارد

وہاں کی فضا کچھ ایسی آپ کے جی کو بھائی کہ آپ نے وہیں چھاؤنی چھالی۔ اور گذشتہ بارہ سال میں سوائے گاہ گاہ کی سرسری و غلط اندازِ نگاہ کے اس طرف مطلق التفات نہ فرمایا۔ اور شائقین زبانِ اردو کے لئے حسرت و یاس کا وہ عالم بہم پہنچایا کہ مشہور مصرع

عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ

012
www.taemeernews.com

کا پورا مصداق اگر وہ سارے ہندوستان میں کسی کو پاتے ہیں
تو جناب شمس العلما، مولانا محمد حسین صاحب آزاد دہلوی سابق نامور
پروفیسر السنۂ شرقیہ گورنمنٹ کالج لاہور و گرامی قدر مصنفِ آبِ حیات
و نیرنگِ خیال و دربارِ اکبری و سخندانِ پارس وغیرہ ہی کو پاتے ہیں
اور جہاں پہلے مولانائے ممدوح کی زبان و قلم سے پھول اور موتی
جھڑتے دیکھتے تھے وہاں اب خود ان کی حالتِ زار پر اشک حسرت
بہاتے ہیں۔ اُف ؎

پکارتی ہے خموشی مری فغاں کی طرح،
نگاہیں کہتی ہیں سب رازِ دل زباں کی طرح

غور کیا جائے تو مولانا کی حالت کا یہ زبردست انقلاب کچھ زیادہ
حیرت انگیز نہیں۔ کیونکہ حکمائے مشرق و مغرب دونوں اس بارہ
میں متفق الرائے ہیں کہ دماغی کام کرنے والے اپنی محویت و استغراق
سے یہ رستہ برابر طے کرتے رہتے ہیں اور شعراء تو بلند پروازیٔ
خیال کی مدد سے اکثر اس کی سرحد کے لگ بھگ ہی پہنچ جاتے
ہیں۔ چنانچہ ایک بڑا یونانی فلسفی لکھتا ہے "کہ اگر میں اپنے تمام خیالات

013
www.taemeernews.com

لوگوں پر ظاہر کر دوں تو فی الفور پاگل قرار پاؤں" - گولڈ اسمتھ اپنے ایک مضمون میں زبان کی اس تعریف کو کہ "وہ اظہار خیالات کا ذریعہ ہے" غلط ٹھہراتا ہے - اور بدلائل محکم ثابت کرتا ہے کہ یہ تعریف صرف حواس باختہ و قُطرب زدہ لوگوں ہی پر صادق آسکتی ہے صحیح الدماغ اشخاص کے لئے زبان کی تعریف یہ ہونی چاہیئے کہ وہ اس کی مدد سے اپنی اصلی حالت کو چھپاتے ہیں اور اکثر اوقات اپنے قلبی محسوسات کے بدلے اوپری معاملات لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں - افلاطون مانتا ہے کہ ہر فرد بشر پر وقتاً فوقتاً دیوانگی کی حالت طاری رہتی ہے اور زیادہ تر یہ نامعلوم طریق پر ہوتی ہے - خصوصاً جو اشخاص تحقیقات و اختراعات کے درپے ہوتے ہیں وہ خود کو زیادہ اس کا مورد بناتے ہیں - حکیم آرشمیدس کا قصّہ مشہور ہے کہ حمام میں غسل کرتے وقت پانی کے حوض میں طاس کو ڈوبتے اور بقدر اس کے حجم کے پانی کو اچھلتے دیکھ کر معاً "ترازوئے آبی" کا خیال اس کے ذہن میں آیا اور فرطِ مسرت سے وہ اس قدر مدہوش ہوا کہ فوراً "پالیا" "پالیا" کہتا ہوا ننگا حمام سے نکل بھاگا - اور بادشاہ کے دربار میں جا داخل ہوا

014
www.taemeernews.com

یورپ کے اخبارات میں بذیل "لطائف وظرائف" آئے دن بڑے بڑے نامی پروفیسروں کی خود فراموشی کے واقعات چھپتے رہتے ہیں لارڈ کیلون جو اسوقت نہ صرف انگلستان بلکہ دنیا کے چیدہ سائنس دانوں میں گنا جاتا ہے۔ اس سے کئی بار ایسی حرکات سرزد ہو چکی ہیں کہ کوئی نادان بچہ بھی اتنا بھولکڑ نہ ہوگا۔ خود جناب آزاد کے نامور اُستاد ملک الشعراء خاقانی ہند حضرت ذوق مرحوم کی نسبت مشہور ہے کہ ایک مرتبہ آپ چلم کے لئے آگ لینے کو جو نکلے تو کسی شعر کی دُھن میں ٹھیکرا ہاتھ میں لئے تہ بند باندھے۔ ٹوٹی سی جوتی پہنے ایک رئیس کے دولت سرا تک چلے گئے اور ایک بار نہانے کے ارادہ سے جو چلے تو اُسی ہیئت کذائی سے قلعہ کے اندر پہنچ گئے۔ لوگ حیران و انگشت بدندان تھے۔ مگر کسی کی مجال نہ تھی کہ اُستاد شاہ کو ٹوک سکتا آخر آپ سراپردۂ شاہی پر جا کر چوبدار کے سلام کرنے سے رُکے اور اس وقت آپ کو اپنی حالت کا ہوش آیا گھبرا کر باہر نکلنے کو تھے کہ اتنے میں یہ بات بادشاہ کے کان تک جا پہنچی۔ حضور فوراً بنفس نفیس برآمد ہوئے اور بمنت اُستاد کو

015
www.taemeernews.com

اندر لے گئے اور بڑے اصرار سے وہ اشعار سُنے جنہوں نے حضرت ذوق کو اس قدر وارفتہ و محو کر دیا تھا۔ پھر جو اُستاد باہر نکلے تو گرانبہا خلعتِ شاہی زیب تن فرما کر نکلے۔ مرزا غالب مغفور کے دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ آپ کوٹھے پر رہا کرتے تھے۔ اور نیچے دیوانخانہ میں محلّہ کے تمام بیکرے آکر جمع ہوتے تھے حقہ پان وغیرہ سے انکی تواضع کی جاتی تھی۔ اور جب کسی شاگرد یا رئیس کے ہاں سے میوے یا مٹھائی کی نذر۔ یا سوغات آتی تھی تو اُس میں بھی اُن لوگوں کا حصّہ لگتا تھا۔ ان بیٹھنے والوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ خواندہ۔ نیم خواندہ۔ جاہل۔ خلیق۔ بد مزاج سب ہی طرح کے لوگ ہوتے تھے۔ اور چونکہ اکثر گنجفہ۔ شطرنج۔ چوسر وغیرہ کا شغل رہتا تھا اِس لئے باتوں باتوں میں تکرار بھی ہو پڑتی تھی اور خوب غل مچتا تھا۔ جس کی آواز جب مرزا صاحب کے کان تک جاتی تھی تو وہ سمجھتے تھے کہ "ہاں دیوان خانہ آباد ہے" اگر اتفاق سے کسی روز جمگھٹا نہ ہونے پاتا تھا یا شور و شغب کی نوبت نہ آتی تھی تو مرزا صاحب کچھ افسردہ سے ہو جاتے تھے اور ملازموں سے فرماتے تھے کہ

016
www.taemeernews.com

دیکھنا میاں۔ آج محلہ میں خیریت تو ہے۔ کوئی حادثہ تو نہیں ہو گیا" نوکر جنہیں لوگوں کی چلمیں بھرنی اور متفرق کام کرنے پڑتے تھے دل ہی دل میں دعائیں مانگتے تھے کہ آج دیوانخانہ گرم نہ ہو۔ مگر جب مرزا صاحب کو بیچین دیکھتے تھے تو دل ہی دل میں سلگتے اور زبان سے کچھ بڑبڑاتے ہوئے لوگوں کے گھروں پر جاتے تھے اور آواز دیکر کہتے تھے "بھئی چلو بڈھے کو سودے کا زور ہوا۔ چلو چل کر اودھم مچاؤ۔" لیکن یہ حالت ملازموں کی عارضی تھی ورنہ درحقیقت ہر شخص ان کا عاشق وجان نثار تھا۔ مرزا صاحب اپنی شاہ خرچی اور فیاضی کے باعث اکثر تنگدست رہتے تھے اور نوکر بھی اُن کے ساتھ پریشان ہوتے تھے مگر کبھی کوئی ملازم حرفِ شکایت زبان پر نہ لایا اور بڑے بڑے رؤسا کے ہاں زائد تنخواہ پر بھی کسی نے جانا نہ چاہا۔ خاصکر کلو۔ کلیّاں جنہوں نے اپنی خدمت کا سب سے بڑا صلہ یہ پایا ہے کہ مرزا صاحب کے رقعات مندرجہ اردوئے معلّٰی وعودِ ہندی نے صدیوں تک اُن کے بقائے نام کا سامان کر دیا ہے۔ اُن سے اس قدر مانوس تھے کہ کلو نے انکی وفات کے بعد

017
www.taemeernews.com

پھر کسی کی نوکری ہی نہیں کی۔ اور ساری عمر اُن کی یاد اور فاتحہ خوانی
میں گذار دی۔ راقم الحروف نے کلو سے بارہا مرزا صاحب مرحوم
کے حالات سُنے ہیں مگر کبھی اُس نے ٹھنڈا سانس لئے اور
سخت حسرت ظاہر کئے بغیر اُنکا ذکر شروع نہیں کیا۔ دیوانخانہ
میں بیٹھنے والوں کی نسبت وہ کہا کرتا تھا کہ جناب مرزا صاحب
بعض اوقات دنوں نیچے نہ اترتے تھے اور اُن کی صورت تک
نہ دیکھتے تھے مگر وہ غل غپاڑہ گویا اُن کی غذائے رُوح تھا جس
کے بغیر انہیں کل نہ پڑتی تھی۔ ان لوگوں سے اگر وہ کبھی کچھ کام لیتے
تھے تو یہ لیتے تھے کہ جب کوئی نیا مضمون باندھتے تھے اور اسکی
مسرت کے کیف میں بیخود ہو جاتے تھے تو نیچے تشریف
لے آتے تھے اور وہ شعر لوگوں کو سُناتے تھے۔ اور داد لیکر پھر
اُلٹے پاؤں واپس چلے جاتے تھے۔ کبھی ایسا موقع ہوتا تھا کہ
دیوانخانہ میں چند ناخواندہ شخص جمع ہیں جو شعر کا مطلب تو درکنار
اس کی ترکیب لفظی کو بھی نہیں سمجھ سکتے تھے مگر مرزا صاحب
موصوف پر شوق کا وہ غلبہ ہوتا تھا کہ اُنہیں کو سُناتے تھے۔

018
www.taemeernews.com

ایک ایک لفظ کی تشریح کر کے بتلاتے تھے اور داد لیتے تھے۔
کلوؔ کا بیان ہے کہ کئی مرتبہ ایسا بھی دیکھا کہ دیوانخانہ میں چڑیا بھی نہیں۔ لیکن مرزا صاحب آئے اور دروازہ میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا "لو بھئی سنو۔ کیا مضمون ہاتھ آیا ہے"۔ اور پھر آپ نے شعر پڑھا اور اس کی ضروری تشریح کی اور مطمئن ہو کر پھر کوٹھے پر چلے گئے۔ ملازم چونکہ ان حالتوں سے واقف تھے اس لئے خاموش رہتے تھے اور بعض اوقات کسی معمولی آدمی کو چپکے سے دیوانخانہ میں بھیج دیتے تھے تاکہ مرزا صاحب کی تکلیف رائگاں نہ جائے اور وہ آزردہ نہ ہوں۔ حالانکہ انہی مرزا نوشہ کی نازک دماغی کا یہ حال تھا کہ بعض موقعوں پر جناب نواب ضیاء الدین خاں مرحوم نیّرؔ و رخشاںؔ اور نواب مصطفےٰ خاں شیفتہؔ سرور اور نواب علاء الدین خاں علائیؔ مغفور جیسے رؤسائے بلند پایہ منتیں کرتے کرتے تھک جاتے تھے اور وہ ایک مصرع تک زبان پر نہ لاتے تھے۔ اللہ اللہ سچ کہا ہے کہ شاعر اپنے رنگ میں بادشاہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ حکیم مومن خاں مغفور کا یہ عالم تھا کہ راستہ میں چلتے چلتے

019
www.taemeernews.com

خود بخود ٹھٹھک جاتے تھے اور پھر چلنے لگتے تھے۔ایک۔ دو شاگرد یا معتقد ساتھ لپٹے رہتے تھے کہ کہیں کسی گاڑی گھوڑے کی زد میں نہ آجائیں۔ پھر بھی ایسا ہُوا کہ کئی بار چوٹ کھائی اور کئی بار گرتے گرتے بچے۔ آپ کے ہاتھ کی جنبش اکثر اس خیال کا پتہ دیا کرتی تھی جس میں آپ غرق ہوتے تھے۔ کبھی دونو ہاتھ بھی چلتے تھے۔ ایک شاہزادہ صاحب کا بیان ہے کہ کلان محل میں ایک بالاخانہ پر ہم چند احباب کی نشست رہتی تھی۔ حکیم صاحب بھی گاہے ماہے قدم رنجہ فرماتے تھے اور چونکہ ہم میں قریب قریب سب تعلیم یافتہ اور مذاق سخن کے دل دادہ تھے اس لئے اپنا کلام بھی سُناتے تھے۔ ایک روز میں بالاخانہ کے چھجّے پر بازار کے رُخ بیٹھا تھا دُور سے دیکھتا کیا ہوں کہ جناب حکیم صاحب جھومتے جھامتے چلے آرہے ہیں۔ مگر آپ کا دایاں ہاتھ عجب انداز سے ہلتا جاتا ہے جیسے کوئی کسی چیز کو جھٹکتا ہو۔ جب کوٹھے کے نیچے آئے تو میں نے آواز دی کہ "تھوڑی دیر کے لئے قدم رنجہ فرمائیے" مگر انہوں نے مطلق اعتنا نہ فرمایا۔ میں نے پھر بلایا۔ اور جب دیکھا

020
www.taemeernews.com

کہ یہ سُنتے ہی نہیں تو خود نیچے اُتر کر گیا۔ مگر آپ آگے بڑھ گئے تھے۔ میں نے دبے پاؤں آپکے قریب جا کر سُنا تو اس مصرع کی تکرار فرما رہے تھے ع مومن چلا ہے کعبہ کو ایک پارسا کے ساتھ۔ میں نے کہا "اچھا حضرت پھر ہم سے بھی گلے ملتے جائیے۔ خدا خیریت سے واپس لائے" اس پر آپ نے پلٹ کر میری طرف دیکھا اور مُسکرا دئے۔ حکیم صاحب مغفور کی ایک یہ بھی عادت تھی کہ راتوں کو دو دو تین تین بجے سوتے اُٹھکر باہر نکل آتے تھے اور جس طرف منہ اُٹھتا تھا چل دیتے تھے۔ لوگوں کو خبر ہوتی تھی تو تلاش میں نکلتے تھے۔ یہ حالتیں ظاہر کرتی ہیں کہ شعراء کو بیخودی و خود فراموشی سے اکثر سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ مگر اُن حضرات میں یہ حالتیں عارضی ہوتی تھیں۔ اور حضرت آزاد کے معاملہ میں ملک و زبان کی بدقسمتی سے انہوں نے استقلال کا درجہ قبول کر لیا ہے! اور فرط استغراق سے یہ عالم بہم پہنچا ہے کہ گھنٹوں اور دنوں تو درکنار ہفتوں اور مہینوں بھی آپ اپنے آپ میں نہیں آتے۔ اللہ اللہ شاہد

021
www.taemeernews.com

حقیقی کی کیسی تلاش ہے کہ اس میں خود ہی کو بالکل گم کر دیا ہے
کھو یا گیا ہوں دیکھئے پتا مر بر کو میں اپنی خبر کو جاؤں الٰہی کدھر کو میں

درحقیقت حضرت آزاد اور زبانِ اردو دونوں کی بدقسمتی تھی کہ آپ نے ایسا بُرا زمانہ پایا۔ جبکہ لوگ ایشیائی تہذیب کو علی وجہ الکمال نباہنے کا اپنے میں سکت نہ پاتے تھے۔ اور مغربی رنگ سے اچھی طرح آشنا نہ ہوئے تھے۔ اس لئے جناب آزاد کو اپنی مساعیٔ اصلاح و ترقیٔ زبان میں سالہا سال بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پرانے فیشن کے بزرگوار آپ کے نیچرل مذاق کا پُورا لطف اُٹھانے اور سادگی و بیساختہ پن کو تصنع و آرائش پر ترجیح دینے کے لئے تیار نہ ہو سکے۔ اور انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب یوروپین خیالات کے اس قدر پیچھے پڑے کہ انہیں جناب آزاد کی نظم و نثرِ مغربی چاشنی کے ساتھ بھی بخوبی مطبوع نہ ہوئی اور اُن کی زبان گویا نمک ہندی کا چٹخارہ ہی بھول گئی اس لئے جناب آزاد نے اُردو لٹریچر خصوصاً نظم کا جو اعلےٰ ذخیرہ بڑی محنت و لاگت سے فراہم کیا تھا وہ پُورے طور پر استعمال نہ ہو سکا۔

022 www.taemeernews.com

اور آب حیات جیسی نادر تصنیف جس جانکاہی و مغز پاشی سے تیار کیگئی ہے اس کی ملک سے پوری داد نہ ملی۔ اور ابتدائی اڈیشن کی جو جلدیں نکلیں بھی وہ سررشتۂ تعلیم کی عنایت سے مدارس کی انعامی کتابوں میں نکلیں اور نیرنگ خیال تو اس میں داخل ہونے کی وجہ سے بکی مگر اس سے مولانا کا مدعائے دلی حاصل نہ ہونے پایا اور وہ بجائے شگفتہ کے شکستہ خاطر ہو گئے۔ اور بعد کے صدمات کی تاب نہ لاسکے اس طرح پبلک کی لاپروائی کا نہایت مفرد ناگوار نتیجہ یہ نکلا کہ ملک نہ صرف مولانائے ممدوح کی تلاش وتحقیق کے دیگر دلچسپ وکار آمد نتیجوں اور طبع آزمائی وخامہ فرسائی کے قیمتی ودلاویز نمونوں سے جنمیں سے بعض قریباً مرتب ہو چکے تھے۔ اور بعض کا خاکہ آپ کے ذہن رسا میں کھچا ہوا تھا۔ محروم ہوگیا اور آب حیات میں موعود اضافہ جو بسا ضروری تھا۔ نہ ہونے پایا بلکہ ناقابل ہاتھوں میں پڑکر الٹی اس کی مٹی پلید ہوئی اور سب سے بڑھکر مصیبت یہ پیش آئی کہ خود مولانا ممدوح وہ آزاد نہ رہے۔ بقول ؏

وہ چمن ہی اڑگیا جس میں بہار آنیکو تھی

023
www.taemeernews.com

اگر ہومر کے ساتھ بے اعتنائی برتنے۔ ملٹن کو مبتلائے فلاکت رکھنے اور اس کی معرکۃ الآرا تصنیف "پیریڈائز لاسٹ" صرف پانچ پونڈ کو بکوانے۔ جانسن کو در در کی ٹھوکریں کھلوانے۔ خاقانی کو جیلخانہ بھیجنے۔ ڈانٹی کو حسرت کی موت مارنے۔ فردوسی کو شکستہ خاطر دنیا سے اُٹھانے۔ حضرت میر سے افلاس کے صدمے سہوانے مصحفی کا گذارہ غزلوں کی تجارت پر ٹھہرانے اور زوال کو جلاوطنی پر مجبور کرنے میں اُن کے اہلِ وطن موردِ الزام ہو سکتے ہیں اور بے درد و ناقدر دان قرار پا سکتے ہیں۔ تو مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ حضرت آزاد کی طبیعت کے اس دردناک و حسرت انگیز انقلاب کی ذمہ داری بھی اردو زبان کے برتنے والوں پر عائد ہوتی ہے اور شمالی ہند کے باشندے اخلاقی طور پر اس کے جوابدہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ کہ اُنھوں نے اپنی زبان کے سب سے بڑے محسن و مربّی اور لٹریچر کے رفارمر کی پوری قدر نہ کی اور اسے اتنا خوشحال و فارغ البال نہ بنایا کہ وہ معمولی حوادثِ روزگار کا مقابلہ کر سکتا اور مالی نقصانات و قلبی صدمات کو خاطر میں نہ لاتا۔

024
www.taemeernews.com

یہ مانا کہ جیسا میں اوپر لکھ آیا ہوں اس ناگوار تبدیلی کے اسباب ابتدا سے اس کی طبیعت میں موجود تھے۔ مگر اُن کی موجودہ سقیم حالت کی جو فوری وجہ بتائی جاتی ہیں اُن میں سے بعض مثلاً امانت کا روپیہ ڈوبنا کتب خانہ میں آگ لگنی۔ اختلاج قلب کا زور ہونا یقیناً ایسی ہیں جو خوشحالی کی صورت میں یا تو ٹل جاتیں ۔ یا اس قدر مُضرت انگیز نتیجہ نہ پیدا کرتیں مگر ع

اب پچھتائے کیا ہوئے جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

خدا بھلا کرے ڈاکٹر لائٹنر کرنیل ہالرائڈ وغیرہ نیک نہاد و شریف نواز افسران سررشتۂ تعلیم پنجاب کا جنہوں نے قصص ہند حصہ دوم نیرنگ خیال جامع القواعد اور مثنویات بھی مولانا آزاد سے لکھوا کر چھپوا لیں اور آب حیات کی تالیف و اشاعت بالواسطہ سہارا دیا اور دربار اکبری کی تیاری کا سامان پیدا کیا۔ ورنہ اگر مولانا کی دوسری تصانیف کی طرح کہیں ان کتابوں کا نکلنا بھی اہل ملک کی اعانت پر منحصر ہوتا تو شاید دہلی و لاہور کے باہر کوئی آزاد کا نام بھی نہ جانتا اور دوسری کثیر التعداد مثالوں کی طرح اُن کا سرکاری خطاب "شمس العلما" بھی محض مقامی وقعت

025
www.taemeernews.com

رکھتا اور اُن کے مسودات جھینگروں اور دیمک کی خوراک بننے کے سوا کسی کام نہ آتے. جیساکہ انگلستان کے نامور شاعر "گرے" نے اپنی مشہور عالم نظم "ایلیجی" میں لکھا ہے "بیسیوں آدمی شیکسپیئر اور ملٹن کا سا دِل و دماغ لیکر منصہ عدم سے عرصۂ شہود میں آئے مگر نامساعدت زمانہ نے اُن کے ارمان دِل کے دل ہی میں رکھتے اور آخر انہیں خاک میں ملا دیا"۔ لیکن جناب مولانا آزاد کے معاملہ میں بڑی دردناک اور حسرت انگیز حالت یہ ہے کہ پہلے تو عرصۂ دراز تک ملک نے اُنکے فیوض و کمالات کا پورا اعتراف نہ کیا اور اُنکی قدرشناسی و حوصلہ افزائی کا سہرا صرف پنجاب گورنمنٹ کے سر رہا۔ لیکن جب ابنائے وطن کو اس جوہرِ قابل کی کچھ پرکھ آئی اور اسکے شعشعہ اُنکے دلوں میں گھر اور تاریک کلبۂ خاطر کو منور کرنے لگے تو متواتر صدمات و آلام سے اُس پر گردِ کدورت چھا گئی اور گو فیض کی کرنیں نکلنی موقوف نہیں ہوئیں۔ مگر بند ھکر پڑنے کی بجائے متفرق ہو کر گرنے لگیں جسکی وجہ سے وہ روشنی مدہم کیا بالکل ہی ماند ہوگئی. افسوس۔ قدردانِ اردو اب ان دلنشین فقرات کیلئے تلملائے اور

026
www.taemeernews.com

مولانائے ممدوح کے نتائجِ افکار کی دید کا بیحد اشتیاق جتاتے ہیں مگر اب کیا ہو سکتا ہے؟ مولانا کے قیمتی مسودات اُنکے حواس کی طرح منتشر ہو کر زبانِ حال سے اپنے مصنّف کی بیتی سُنا رہے ہیں۔ اور شائقین اُردو پر سچّا الزام لگا رہے ہیں کہ ؎

کی مرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

مولانائے ممدوح کی زیارت اب ساکنینِ لاہور کے لئے بمقابلہ سابق بہت آسان ہو گئی ہے۔ اور ہر کس و ناکس اُنکی ہمکلامی کا شرف بھی حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ آپ برابر پھرتے رہتے ہیں اور اپنی عادتِ مستمرّہ کے موافق اکثر صبح کو مختلف مزارات پر بھی جاتے ہیں۔ نیز سوائے خاص خاص موقعوں کے جبکہ آپ کسی خاص دُھن میں ہوں۔ عموماً ہر شخص کی بات کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔ اور اُسی طرح صحیح اُردوئے معلّیٰ کے الفاظ آپکی زبان سے ادا ہوتے ہیں۔ وہی اندازِ گفتگو۔ وہی طرزِ ادا۔ وہی لب و لہجہ۔ وہی محاورات وہی امثال وہی موقع بموقع اشعار کی چاشنی اسوقت بھی آپکے کلام میں موجود ہے بلکہ صداقت نے درد اور بڑھا دیا ہے اور زمانہ سازی کی

027
www.taemeernews.com

اُلجھنوں سے آپکو چھڑا کر بیساختہ پن پیدا کر دیا ہی۔ مگر افسوس ہی کہ خیالات
میں ایک تسلسل نہ ہونے سے یہ ساری خوبیاں ہیچ ہیں۔ دو چار فقروں
کے بعد سلسلہ گفتگو کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہی اور سامع ربط کو ٹٹولتا
رہ جاتا ہے۔ بعض اوقات کوئی لفظ آپکو کسی خاص واقع کی یاد دلاتا ہی
اور بلا ضرورت اُس کا تذکرہ شروع ہو جاتا ہی۔ مگر بہت کم وہ خاتمہ تک
پہنچتا ہے۔ چونکہ معلومات کی غیر معمولی وسعت اور الفاظ کی حد سے
زیادہ کثرت نے ایک نہایت فراخ میدان آپکے لئے مہیا کر رکھا ہے۔
اِس لئے ذہن پوری آزادی سے اُس میں ہر طرف دوڑتا پھرتا ہے۔
اور ایک سرے تک پہنچنے نہیں پاتا کہ دوسری طرف کوئی رنگین پھول
دیکھکر اُدھر مُڑ جاتا ہی اور اُدھر جاتے جاتے پھر پلٹ پڑتا ہے۔ گویا
آپکا عنقائے خیال ہر وقت فضائے لامکان میں پرواز کرتا رہتا ہے
اور کبھی کبھی زمین کی طرف متوجہ ہو کر نیچے اترنا شروع کرتا ہے کہ فطری
رفعت پسندی پھر اُس کا رُخ بدل دیتی ہے۔ اور اوپر بلا لیتی ہے۔
بھلا کس کی عقل کے بازوؤں میں اتنی طاقت ہی کہ اُس تیز پری و بلند
پروازی میں مولانا کے خیال کا ساتھ دے اور ان عجیب و غریب نظاروں

www.taemeernews.com

کا لطف اُٹھائے جن لوگوں کو آپکے مذاق و عادات سے آگہی ہے۔ اور جو آپکے سوانح عمری سے واقفیّت رکھتے ہیں ان کا ذہن بھی تھوڑی دیر میں تھک کر رہ جاتا ہے۔ اور مولانا کے توسنِ فکر کی گرد کو بھی نہیں پاتا۔ واقعی اس بارہ میں آپکا یہ فخر کہ ؎

میں ہوں وہ رہ نوردِ شوق میرے ساتھ جاتا ہے
لیسانِ سایۂ مُرغِ ہُوا نقشِ قدم میرا

بالکل بجا ہے مگر دائے برحال ہم بدنصیب مشتاقوں کے کہ اُن نکات کو نہیں سمجھ سکتے اور ایجاد و اختراع کی جو زبردست قابلیت آجکل آپ میں آگئی ہے۔ اس سے کچھ فایدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ البتہ آپکی باتوں کا اگر کچھ اثر ہوتا ہے تو رنج و حسرت کا ہوتا ہے اور سناٹا سا آجاتا ہے۔ راقمِ سطورِ ہذا کو چونکہ زمانہ طفولیت میں مولانا صاحب کی نصیحت آمیز گھرکیاں جھڑکیاں کھانے کا اتفاق ہُوا اور اُن گھروں میں اس نے پرورش پائی جنکے بزرگ مکینوں کو پہلے سلطنتِ مغلیہ کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی آخری بھڑک دیکھنے اور اس یادگاری زمانہ کے اہلِ کمال کی صحبتیں اُٹھانے کا اتفاق ہُوا تھا اور ابنِ فلاکت

029
www.taemeernews.com

وادبار کے ہاتھوں صرف یاد ایام کا شغل باقی رہ گیا تھا۔ اس لئے بہت سی باتیں اسکے کان میں پڑیں جنکی وجہ سے حضرت آزاد کی لٹریری کوششوں اور جانفشانیوں کے متعلق اسے نہ صرف وہ حالات معلوم ہوئے جو اُن کی کتابوں سے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ بہت سے خاص امور کا پتہ لگا۔ جنہوں نے مولانا کی عظمت دل پر نقش کر دی اور زبان کے ایک زبردست محسن اور انشا پردازی کے گرامی قدر ریفارمر کی حیثیت میں اُن کی خاص عقیدت قائم کی جس کے اثر سے اب یہ کیفیت بہم پہنچی ہے کہ جب کبھی چلتے پھرتے آزاد کی نورانی صورت نظر آجاتی ہے تو طبیعت پر عجیب خمار طاری ہوتا ہے اور ملک و قوم خصوصاً اُردو زبان کی شومئی بخت و محرومی قسمت کے احساس سے دل بے اختیار دھڑکنے لگتا ہے۔ جسم میں سنسنیاں ہونے لگتی ہیں۔ اور جو الفاظ مولانا کی زبان سے نکلتے ہیں وہ تیر کی طرح سیدھے کلیجے میں جا کر بیٹھتے ہیں اور فوراً اُن کے اُستاد کا یہ شعر جسے اُنہوں نے خود آب حیات میں نقل کیا ہے یاد آجاتا ہے کہ ؎

یوں پھریں اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے ۔۔۔ اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے!!

www.taemeernews.com

خاصکر ایک روز کی بات تو عمر بھر نہ بھولے گی جبکہ غالباً اواخر ۱۹۰۴ء
میں راقم اپنے مخلص دوست مسٹر سید محمدؒ ایڈیٹر اخبار الحق کراچی کے
ساتھ ٹہلتا ہوا دہلی دروازہ کی طرف جارہا تھا۔ مسٹر موصوف اس سے
پہلے کئی بار حضرتِ آزاد کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کر چکے تھے اور
اس وقت بھی یہی کہہ رہے تھے کہ اتنے میں مولانائے موصوف
محض اتفاقیہ دوسری طرف سے ٹہلتے ہوئے آگئے اور دفتر اخبار
ایزرور کے عین مقابل ہماری یکایک اُن سے مڈھ بھیڑ ہو گئی مولانا
کسی خیال میں محو تھے۔ اس لئے اُنھوں نے کچھ توجہ نفرمائی۔ مگر راقم
نے یہ موقع غنیمت سمجھا اور بلا حصولِ اجازت مسٹر سید محمدؒ کو آپکا نام
ونشان بتادیا جسپر وہ بہت خوش ہوئے اور بڑے شوق سے آپکو
دیکھنے لگے لیکن سوءِ اتفاق کہیے یا کیا کہ گو میں نے مولانا کا نام
بہت ہی آہستہ بلکہ قریباً زیر لب کہا تھا اور اشارہ تک نہ کیا تھا
مگر خدا جانے کس طرح مولانائے ممدوح نے سُن لیا کہ چار قدم جاکر
آپ پھر پلٹے اور مسٹر سید محمدؒ سے جو کمال حیرت اور اس سے زیادہ
کہیں زیادہ حسرت کے ساتھ شمس العلما پروفیسر آزاد دہلوی کی چلتی

031
www.taemeernews.com

پھرتی ہنستی بولتی تصویر کو ٹکٹکی باندھکر دیکھ رہے تھے۔ فرمایا "میاں! اس لڑکے نے غلط کہا۔ آزاد بھلا کہاں"؟ اتنا کہہ کر آپ تو پھر آگے بڑھ گئے مگر راقم کے دل پر آپ کے سہ لفظی جملہ "آزاد بھلا کہاں" نے گویا بجلی گرادی اور حسرت واندوہ کا وہ اثر پیدا کیا کہ تھوڑی دیر کے لئے جہان نظر میں سیاہ ہوگیا۔ اور ہجوم خیالات سے دم رکنے لگا! اُفوہ۔ ہندوستان جنّت نشان جیسے ملک کی مشترکہ و ہر دلعزیز زبان کا سب سے بڑا ادیب اور اُس کی یہ نوبت ع

تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفُو!

کامل چوتھائی صدی کی حوصلہ فرسا محنت سے ایک بزرگ شخص نے سخت تردد کے بعد اُردو کی اراضی میں فلسفیانہ و نیچرل خیالات کی تخم ریزی کی اور اپنے خونِ جگر سے اُسے سینچا۔ مگر جب کھیتی کی حفاظت کا وقت آیا تو بسانِ عضوِ معطّل بیکار ہوگیا اور اپنی تندہی و مغز پاشی کا کچھ ثمرہ حاصل نہ کرسکا۔ یہی نہیں بلکہ پیدا وار بھی مقدار میں کم رہی اور جنس ویسی اعلیٰ درجے کی نہ ہوئی جیسی اسکی مزید سعی سے متصور تھی حیف قسمت تو دیکھیے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام رہگیا،

032
www.taemeernews.com

لوگوں کو امید تھی کہ آبِ حیات کے چشمہ سے مولانائے ممدوح کوئی اور نالی کاٹ کر لائینگے اور دورِ آخر کے نامور شعراء کو اس سے سیراب کر کے زندگیِ جاوید بخشینگے۔ دربارِ اکبری کو بڑی رونق و شان سے سجائینگے اور اسکے مینہ بازار کی زمانہ حال کے لوگوں کو سیر کرائینگے۔ خیابانِ فارس کی چمن بندی از سرِ نو فرما کر اسمیں نئے گل بوٹے کھلائینگے۔ نیرنگِ خیال کے نئے تماشے دکھائینگے۔ ہندوستان کی گذشتہ باکمال خواتین کو کسی مرتع کے محل میں بسائینگے۔ تاریخ ہند کے بہت سے شاندار مناظر نئی نسل کے روبرو پیش کرینگے۔ اور عروسِ زبان کو اصطلاحاتِ علمیہ کا زیور پہنائینگے جس کے ارادے وہ وقتاً فوقتاً ظاہر فرماتے رہتے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ فلکِ بدنہاد کی کینہ توزی سے تمام امیدوں پر یک لخت پانی پھر گیا اور مایوسی کا یہ مرتبہ ہم پہونچا کہ اب دفترِ مخزن نے جو مولانا آزاد کے یہ تھوڑے سے خطوط کتابی صورت میں شائع کئے ہیں اُن کو ہم آپکا ایک قابلِ قدر تبرک سمجھتے ہیں اور ملک و زبان کے حق میں ایک احسانِ عظیم سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ ان مکتوبات کے ذریعہ سے رسالہ مخزن نے نہ صرف مولانا کی بے تکلفانہ تحریر کا ایک دل آویز نمونہ شائقینِ اردو کو

033
www.taemeernews.com

دکھایا ہے۔ بلکہ بالواسطہ اُن کی پُرحوادث مگر قیمتی زندگی کے حالات کا وہ دلچسپ حصّہ بہم پہنچایا ہے جس کا مہیّا ہونا خود حضرت آزاد سے بھی نظر بحالاتِ موجودہ سخت دشوار تھا۔

اہلِ ملک کی غفلت یا تنگدلی بھلا اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ کامل چھ ماہ تک ان مکتوبات کی اشاعت کا سلسلہ مخزن جیسے وقیع و نامور رسالہ میں جو ماشاءاللہ ہندوستان کے ہر حصّہ میں قابلِ ہاتھوں میں جاتا ہے۔ برابر جاری رہا اور لائق ایڈیٹر کی جانب سے دو بار یاد نکتہ داں کو صلائے عام دیا گیا کہ جن اصحاب کے پاس حضرت آزاد کے کچھ خطوط موجود ہوں وہ انہیں گمنامی کی تاریکی سے نکال کر شہرت کی روشنی میں لائیں اور اُن پر تمام شائقینِ اُردو کا حق استفادہ تسلیم کرکے مولانا کی سوانح عمری لکھنے والے کے لئے معلومات کا ایک کارآمد ذخیرہ جمع کرنے میں مدد دیں مگر کسی بندۂ خدا نے حامی نہ بھری حالانکہ مولانا کی خط و کتابت جسقدر وسیع تھی اور صرف آبِ حیات ہی کی تالیف کے زمانہ میں شعرا و ادبا سے نامہ و پیام کا جو سلسلہ کئی سال تک اُنہوں نے قائم رکھا تھا۔ اس کے

034
www.taemeernews.com

دیکھتے ہوئے یقین نہیں آتا کہ کسی اور شخص کے پاس انکی تحریریں نہ ہوں اور اُن میں معمولی سے معمولی باعتبار صفائی زبان یا افادت مطالب دلاویزی کی شان نہ رکھیں مگر افسوس ہے کہ لوگوں کو توجہ و پروا نہیں اور جو معدودے چند حضرات اُن خطوط کی وقعت جانتے بھی ہیں وہ اُنہیں ضرورت سے زیادہ عزیز رکھتے اور اُنکے دکھانے میں بخل سے کام لیتے ہیں جس سے بڑھکر کوئی چیز ہمارے ملکی و قومی کمالات کو مٹانے اور ہماری قدیم صنعتی عظمت کو نقصان پہنچانے والی ثابت نہیں ہوئی حسرت کی بات ہی یا نہیں کہ جس ادیب نے اپنی آب حیات کے ذریعہ سے اساتذۂ قدیم و متاخرین کے ناموں کو زندہ کیا۔ زبان اردو میں بیاگرافی کی بنیاد ڈالی اور انشا پردازی کے جنگل میں تذکرہ نویسی اور وقائع نگاری کی ایک سیدھی پگڈنڈی نکالی جس پر اب سینکڑوں اہل قلم چل رہے ہیں اور اپنی ہمت سے اُسے شاہراہ بناتے جاتے ہیں اس کے حالات زندگی کا ہمیں تھوڑا بہت بھی علم نہ ہو حالانکہ ابھی وہ بفضلہٖ خدا ہم میں جیتا جاگتا موجود ہے۔ اور اگرچہ سرپرستان زبان کی مساعی حسنہ کے اظہار اور شعرائے

035
www.taemeernews.com

ماضی کے قیام یادگار کی کوشش نے بخوبی مشکور ہو کر اس کے لئے
بقائے نام و شہرتِ دوام کا سامان کر دیا ہے مگر ہم اپنی طرف سے
اس کا شکریہ ادا کرنے کی کوئی صورت نہ نکالیں۔ یورپ میں کئی صدیوں
سے خوشحالی و اقبالمندی کا دور چلا آتا ہے اور علوم و فنون کی ہر شاخ
میں حد سے زیادہ ترقی ہو رہی ہے۔ اس لئے وہاں ملک و زبان
کے محسنوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور ہر زمانہ میں ایک سے ایک
بڑھکر اہل کمال پیدا ہوتے رہتے ہیں مگر اس افراط پر بھی وہاں کے
لوگ قدر شناسی و حوصلہ افزائی سے نہیں تھکتے اور دامے درمے
قلمے۔ قدمے برابر اپنے شعراء و مصنفین کی خدمت کئے جاتے ہیں۔
اور اگر بعض باکمالوں کے ساتھ اُن کے زمانہ میں قدرے بے اعتنائی
برتی گئی ہے تو اس کی تلافی اس گرمجوشی و فراخ حوصلگی سے کر رہے
ہیں کہ اُن بزرگوں کی روح بھی وجد کرتی ہوگی مگر ولے برحال ہم اہل ہند
و شائقینِ اُردو کے کہ گو ہماری تعداد بفضل خدا بارہ پندرہ کروڑ کے
لگ بھگ ہے۔ اور محسنینِ زبان کی تعداد سینکڑوں تک بھی نہیں
پہنچتی مگر ہم اُنکے شکریۂ احسان سے نہایت شرمناک طریق پر قاصر ہیں

036
www.taemeernews.com

اور ایک طرف حضرت آزاد اپنی درد انگیز حالت سے ابنائے وطن کی بے اعتنائی کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں اور دوسری جانب اُستادانِ ریختہ کے شکستہ مزار زبانِ حال سے فریاد کر رہے ہیں ؎

توبکارِ کسے نمے آئی،
بکنارِ کسے نمے آئی،
بجہِ امیّد میتواں مردن
بمزارِ کسے نمے آئی،

میرے نزدیک مکتوبات آزاد کی اشاعت میں دفتر مخزن کی سعی مشکور ہو گی۔ اگر وہ اس عام بے التفاتی کی شکایت کو رفع کر سکے اور اردو والوں کو فرائضِ خدمت زبان کے احساس پر مائل کرے!

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ +

لاہور ۱۹ر مارچ ۱۹۰۶ء } سید جالب دہلوی

037
www.taemeernews.com
1

مکتوباتِ آزاد

عالی جنابِ من دام اجلالکم

تسلیم۔ عنایت نامہ باعثِ اعزار ہوا۔ رات کو دس بجے میں گھر پہنچا۔ اس وقت خطوط اور کارڈوں کا انبوہ سامنے ہے دل دربار میں ہے اور دو دو حرفوں میں سب کو ٹال رہا ہوں۔ آپ کی تحریر کا جواب فرصت چاہتا ہے۔ مجھے کہاں؟ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ آثار الصنادید اور سوانح اکبری کسی زمانہ میں دیکھی تھیں۔ یہاں تلاش تھی اور نہیں ملتی تھیں۔ چند مقاموں میں پرانی کتابوں کا پتا

038
www.taemeernews.com

لگا تھا - ۶ دن میں بھاگ گیا اور دوڑا دوڑا آیا - جو کچھ ہاتھ لگا اسے دیکھتا گیا - اور یادداشتیں لیتا گیا - ماثر الامرا بھی مل گئی شکر کا مقام ہے کہ جو کچھ میں نے دانہ دانہ اور قطرہ قطرہ کرکے جمع کیا ہے وہ ماثر الامرا سے بہت زیادہ نکلا - پھر بھی حق گذرنا کفر ہے - ہر شخص کے حال میں تین تین چار چار نکتے مل گئے اور اچھے مل گئے - سب سے زیادہ یہ ہے کہ اب جو دربار اکبری کا مشاہدہ کریگا - یہ نہ کہہ سکیگا کہ آزاد کو ماثر ہاتھ نہیں آئی -

دونوں صورتوں کی تفصیل آپ اب پوچھتے ہیں - افسوس دیباچہ لکھنے کی نوبت ابھی کہاں آئی - خدا وہ دن کرے دو صورتیں یہ کہ ایک تو وہی معمولی طریقہ کہ ایک نسخہ پہلے ممدوح کو بھیجا - اور استمزاج کیا - ممدوح نے منظور فرمایا - مصنف نے شکریہ ادا کیا - دوسری صورت کا مضمون آئینۂ خیال میں ایک تصویر موہوم ہے اور اس وقت فرصت مفقود - اچھا میں خلاصہ خلاصہ قلمبند تو کرتا ہوں دیکھوں کچھ رنگ دیتا ہے

039
www.taemeernews.com

یا نہیں۔ اُس کا مضمون یُوں تصور فرمائیے۔ کہ جب اس موقع پر آب و رنگ اپنی دستکاری خرچ کر چکے تو عالم بالا کے پاک نہاد زمین پر اُتر آئے۔ دسوں عقلیں پانچوں حواس غور فکر وہم خیال وغیرہ وغیرہ سے انجمن منعقد ہوئی۔ مانی و بہزاد کی روحوں نے اُس کے سامنے ادب سے سر جھکایا۔ پہلا امر یہ پیش ہوا کہ یہ دربار کہاں سجایا جائے سب نے دوربینیں اُٹھائیں اور شش جہت میں نگاہیں دوڑائیں کہیں موقع کی جگہ نظر نہ آئی۔ مگر وہ ایوانِ عالیشان وغیرہ وغیرہ۔ وہم نے اعتراض کیا کہ جب تک ممدوح سے اجازت نہ حاصل ہو ایسی عبارت زیبا نہیں۔ آزاد نے کہا سحر کا نور شفق کی سرخی۔ صبح کا عالم جب نظر آتا ہے۔ اہل دل کہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ صبا و نسیم پھولوں کی شمیم لاتی ہیں دل کہتا ہے۔ صل علیٰ۔ اس میں آفتاب سے اجازت اور اس میں خسروِ گل سے استمزاج کون کرتا ہے۔ میں نے ایسا ممدوح یہاں پایا۔ اُسی کے دامن اقبال سے وابستہ کیا۔ وغیرہ وغیرہ اسے

040
www.taemeernews.com

سب نے تسلیم کیا۔ اب غائبانہ عرض کرتا ہوں کہ۔ وغیرہ وغیرہ
میری دانست میں یہ بھی ایک نیا مضمون ہے اور اس میں کچھ
ہرج نہیں۔

۲۶ ستمبر ۱۹۰۶ء
محمد حسین عفی عنہ آزاد۔
لاہور مستی دروازہ

041
www.taemeernews.com

عالی جناب من۔ تسلیم۔ جو کچھ عنایت فرمائی۔ اس کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ مگر انسداد تحریر کا سبب جب ذہن نشین نہ ہوگا۔ ایک پھانس سینہ میں کھٹکتی رہیگی۔ کام کی کثرت کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ جو ہوا۔ خیر انشاء اللہ کبھی موقع ہی سے یہ عقدہ حل ہوگا۔ آپ نے غضب کیا۔ وہ کٹا پھٹا میرا اعمالنامہ اصل ہی بھیجدیا۔

عورتوں کا تذکرہ جو آپ فرماتے ہیں۔ ایسی کتاب ابتک میری نظر سے نہیں گذری۔ نہ مجھے ایشیائی مصنفوں سے امید ہے کہ کسی نے لکھی ہو۔ بھوپال سے بھی ایک صاحب نے مجھے لکھا تھا کہ ان مضامین کا کچھ سایہ مجھے دو۔ مگر وہ فقط

www.taemeernews.com

شاعرہ عورتوں کے باب میں لکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اسوقت میں نے مجملاً اتے پتے لکھ بھیجے ماب جو میں خیال کرتا ہوں تو البتہ یہ ممکن ہے کہ اُن عورتوں کے ناموں کو بہ تکلف پھیلا یا جائے کہ جن سے کئی کئی شعر تذکروں میں مذکور ہیں۔ لیکن اصل مقصود آپ کا یہ ہے کہ ایسی عورتوں کے حالات ہوں جو صاحب علم کے ساتھ صاحب تصنیف ہوں۔ یہ بات نہایت مشکل معلوم ہوتی ہے۔ فقط ایک گلبدن بیگم ہمایوں کی بہن تھی۔ کہ اُس نے ہمایوں نامہ لکھا تھا۔ وہ نسخہ بھی اب میرے پاس نہیں۔ دلی میں بڑی کوشش سے بہم پہنچایا تھا۔ اس کے پہلے ورق پر چند عورتوں کے حال اور بھی کسی نے لکھ دیئے تھے۔ وہ بھی شاعرانہ طور سے اور شاعری کے سلسلہ میں تھے۔

سلیمہ سلطان بیگم ہمایوں کی پھپھی زاد بہن تھی۔ وہ نہایت عالی فہم زکی الطبع۔ خوش تقریر۔ صاحبِ تدبیر۔ لطیفہ گو۔ بذلہ سنج تھی۔ اور اکثر شاہ اور شاہزادوں میں جو معاملات الجھا کرتے تھے وہ سلجھایا کرتی تھی۔ لیکن اس سے جہاں دیکھا ایک ہی شعر

043
www.taemeernews.com

لکھا دیکھا۔ مخفی تخلص کرتی تھی۔ اور کتاب کا شوق رکھتی تھی۔
زیب النسار کا حال سب جانتے ہیں۔ خیر چند بیبیاں اور سہی مگر
انہیں صاحبِ علم اور صاحبِ تصنیف کیونکر کہہ سکتے ہیں جیسا کہ
میرا اور آپ کا جی چاہتا ہے۔ پھر بھی خیال رکھونگا۔ اور جو سرمایہ
بہم پہنچیگا اس سے آپ کو مطلع کرونگا۔ آزاد
۲۸ ستمبر ۸۳ء

ہاں وہ شعر سلیم سلطان بیگم کا بھی یاد آگیا آپ کے بھی خیال میں رہے۔

کاکلت را من بمستی رشتۂ جاں گفتہ ام مست بودم زیں سبب حرفِ پریشاں گفتہ ام

044
www.taemeernews.com

جنابِ من! دلم مجدکم العالی - میں تو پہلے ہی ادائے شکریہ میں قاصر تھا - اب تو شکریہ مجذور ہو گیا - اس پر حُسنِ قبول تو سبحان اللہ - وہ نعمت ہے کہ اس کا صلہ آپ کے جدکی بارگاہ سے عطا ہو -

آبِ حیات کے باب میں جو کچھ فرمایا ہے فقط قدر افزائی ہے - ورنہ من آنم کہ من دانم - آپ کے عنایت نامے اور آپ کے بھائی صاحب کے مرحمت نامے کے مضامین تقریباً متحد تھے اس لئے دو دو جگہ لکھنا فضولی سمجھکر اُن کے لئے کہتا ہوں - اور

045
www.taemeernews.com

آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ آپ ملاحظہ فرما کر اُدھر
بھیجدیجئے گا۔ جو کچھ حال سُنا میں نے صاف صاف لکھدیا
ہے۔

آزاد از لاہور
۱۵۔ اکتوبر سنہ ۸۲ء

046
www.taemeernews.com

عالی جناب من! ادام اللہ اقبالکم وضاعف اجلالکم ۳ جنوری ۸۳ء
یوم چہارشنبہ
تسلیم۔ خدا آپ کو خوش رکھے کہ مجھ گنہگار کے لئے دُعا فرماتے ہیں۔ کیا کہوں! دس دن کی چھٹی ہوئی تھی۔ باتیں کرنے کو بہت جی چاہتا تھا۔ چاہا کہ حاضر خدمت ہوں۔ پھر کہا کہ چار سطریں ہی صاف ہونگی۔ اکٹھی ہی باتیں کرلیں گے۔

.. ..

کتاب النسوان انگریزی کا حال جو تحریر فرمایا ہے۔ میں سمجھ گیا خدا اس دربار سے فارغ کردے تو آپ سے سُرخرو ہوں۔ مجھے دل سے خیال ہے۔ آپ کیوں شرمندہ کرتے ہیں۔ محمد حسین آزاد
دربار اکبری کا تب سے بھی لکھواتا ہوں۔ آپ بھی لکھ رہا ہوں۔ خدا کرے کچھ ہوجائے۔ اب خدا کے فضل سے کئی حال

047
www.taemeernews.com

آپ کے سُنانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ فیضی کے حال پر نظر ثانی کی تو مذہب کے سلسلہ میں مجھے خیال آیا تھا کہ دیکھئے آپ اور آپ کے بھائی صاحب اُسے سُنکر اور پڑھکر کیا فرماتے ہیں۔ خدا وہ وقت دکھائے۔

وصل اس کا خدا نصیب کرے
میر جی چاہتا ہے کیا کیا کچھ

آزاد۔ تاریخ صدر

www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ آج مجھے ایک ایسا معاملہ پیش آیا جو اجتک نہیں ہوا تھا۔ وہی مشکی گھوڑا جس کا آپ سے کئی دفعہ ذکر آیا تھا۔ سائیس لیکر بھاگ گیا۔ وہ ۱۱ بجے دن کے یہاں سے گیا ہے۔ اس لئے بُدھ کو کسی وقت امرت سر میں ضرور پہنچے گا۔ آپ اسی وقت پیش خدمت کو فرمائیں۔ کہ سراؤں اور یکے خانوں میں جاکر ایک نظر ڈالے۔ یہ گھوڑا یا قندی یا بو ہے۔ اور یک رنگ۔ مشکی رنگ ہے پیشانی اور ناک کے ۵-۷ بال سفید بھی نظر آئیں گے۔ عمر میں ۸-۹

049
www.taemeernews.com

۱۰ برس کا ہوگا - لاغر اندام ہے - سائیس کا امام دین نام ہے
اُس کا بھی مشکی ہی رنگ ہے - ۳۵ - ۳۶ برس کی عمر ہوگی -
اوسط قد - لاغر اندام - سر پر بال - چھینٹ کا کن ٹوپ - متوسط
ڈاڑھی چڑھواں - کانوں سے بہرا ہے - علاقہ کپور تھلہ کا رہنے
والا ہے -

کوتوالی لاہور سے بھی آدمی اِدھر اُدھر دوڑ رہے ہیں لیکن شاید
وہ دیر میں پہنچیں - میں کار تحریر کے سبب سے حاضر نہیں ہو سکا -
ورنہ خود آتا - حاضری بھی دیتا اور یہ کام بھی ہو جاتا +

اُس دن آپ کا تشریف لانا اور میرا ملاقات سے محروم رہنا -
ابتک دل کو خراش دے رہا ہے - بہت سی باتیں تھیں کہ ضرور کہنے
کے قابل تھیں - خصوصاً بعض مشورے مسوّدات کتاب کے باب میں -
پروردگار پھر بخیر و سلامت ملنا نصیب کرے -

نامۂ خسروان یقین ہے کہ بعد ملاحظہ آپ نے روانہ کر دیا
ہوگا اِس کے باب میں جو آپ کے خیالات ہوں کچھ کچھ
ضرور تحریر فرمائیے ایسی تصویریں کہاں بن سکیں - یہ وڈکٹر

www.taemeernews.com

کا کام ہے۔ شاید کاپر پلیٹ ہو۔

تذکرۃ العورات کا حال جو آپ نے پہلے مرحمت نامہ میں لکھا تھا معلوم نہیں کہ اس میں چاند بی بی کا بھی تذکرہ ہے۔ یا نہیں۔ یہ بھی بڑی بالیاقت اور صاحب ہمت بی بی دکن میں ہوئی ہے۔ اسے نادرۃ الزمانی کہتے تھے۔ آپ وہاں سے اس کے حالات دریافت فرمائیں۔ اور مجھے بھی عنایت کریں۔ انشاء اللہ کبھی کام آئینگے۔ اسی طرح مصالح اکٹھا ہوا کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ عمارت تیار ہو جاتی ہے۔

محمد حسین آزاد

لاہور بنگلہ ایوب شاہ۔ ۱۱ جنوری ۱۸۸۳ء

051

www.taemeernews.com

جناب من!

ایک امر واجب الاطلاع پیش آیا ہے۔ ذرا متوجہ ہو کر سُنئے آپ نے اخباروں میں دیکھا ہوگا کہ گورنمنٹ سررشتۂ تعلیم کے بوجھ سے سبکدوش ہونا چاہتی ہے۔ آپ نے یہ بھی سُنا ہوگا کہ سررشتۂ تعلیم پنجاب کا بہت سا بوجھ یونیورسٹی پنجاب

052
www.taemeernews.com

اپنے سر پر رکھتی ہے۔ گورنمنٹ کو اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے۔
اب معلوم ہُوا ہے کہ گورنمنٹ کالج بھی یونیورسٹی کے حوالہ
ہو جائیگا۔ یونیورسٹی کی یہ رائے ہے کہ علوم و فنون ریاضی
وغیرہ سب کی تعلیم ترجموں کے ذریعہ ہو جایا کریگی۔ فقط انگریزی
کے لئے ایک ماسٹر اڑھائی سو روپے کا کافی ہے۔ سر دست
اس قدر تو نہ ہوگا۔ مگر اتنا تو ضرور ہوگا کہ یونیورسٹی کے پاس
کئی مسجدوں کے ملّا نے اور ہندو پنڈت نکمّے بیٹھے ہیں۔ طلبائے
کالج کو یہ دیسی زبانیں پڑھا لیا کرینگے۔ کالج کے مولوی و
پنڈت دونو تخفیف تب مولوی کا کیا حال؟ یا گورنمنٹ کوئی
عہدہ دیگی۔ اکسٹرا اسسٹنٹی؟ مشکل ہے منصفی؟ تحصیلداری؟
شاید پنشن دے دیگی اس میں ابھی دو برس کی کمی ہے۔ مگر ہو سکتی
ہے۔ خیر ہو بھی تو ۵۰ روپے سے زیادہ نہیں۔ آسان
اور عام قاعدہ یہ ہے کہ مسلسل نوکری ۱۳ برس کی ہے اتنے
مہینے کی تنخواہ لو اور سلام۔ اس تجویز کا عمل درآمد اپریل سے
ہو جائے گا۔ اب خدا کی درگاہ سے امید ہے کہ تصنیفات

053
www.taemeernews.com

کے لئے فرصت کا موقع ملا کرے گا۔ ۵

حرص قانع نیست بتبدل ورنہ اسبابِ جہاں
آنچہ ما در کار داریم اکثرش در کار نیست

آزاد - ۱۸ جنوری ۹۳ء
۳ بجے شب

054
www.taemeernews.com
7

جناب من!

تسلیم۔ آپ دیکھتے ہیں۔ یہ علم کی چڑیل (یونیورسٹی پنجاب) تعلیم پنجاب کو ہضم کئے جاتی ہے۔ کالج کا بھی کلیجہ کھا چکی ہے۔ چند مہینے میں سُن لیجئیگا کہ نگل گئی۔ باوجود اس کے کورس بنانے کے لئے ہم پکڑے جاتے ہیں۔ فرسٹ آرٹ۔ اور بی۔ اے کورس عربی و فارسی کے باب میں رائے طلب ہوئی۔ اب بنانے کے لئے حکم ہے کہ جلدی دو۔ قاآنی کا دیوان آپ کے پیش نظر ہے۔ عنایت فرما کر اس میں چند عمدہ قصیدے بتائیے۔ ہر قصیدہ کا مطلع یا پہلا مصرع لکھ دینا کافی ہوگا۔ صفحہ شاید مطابق نہ ہوگا۔ کیونکہ کتب خانہ

www.taemeernews.com

میں چھاپہ ایران کا نسخہ ہے۔
خدا ہمارے بھائی ہندوؤں کو عقلِ مآل اندیش اور چشمِ دور بین اور نیک نیت عطا فرمائے۔

. . . .

اگرچہ کورس کا جھگڑا پیچھے لگ گیا ہے۔ مگر میں مصروفِ کار ہوں مشکل یہ ہے کہ طبیعت محنت پسند واقع ہوئی ہے۔ انتخاب میں آسان بات یہ ہے کہ کتاب اُٹھائی۔ لکھدیا کہ فلان صفحہ سے فلان صفحہ تک۔ مگر اسے دل نہیں پسند کرتا۔ جی چاہتا ہے۔ ایسا انتخاب ہو کہ طلبا کے لئے مفید تعلیم بھی ہو۔ اور پڑھنا اس کا ہر شخص کے لئے باعث شگفتگی ہو۔ البتہ اس میں محنت بہت ہے۔ بس اس وقت اتنا ہی کافی ہے۔

۲ فروری ۱۸۸۳ء منتظرِ جواب۔ بندہ آزاد

کالج کے باب میں ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔ میرا فیصلہ بھی اسی پر منحصر ہے۔ ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ سرکار مجھے کوئی نہ کوئی عہدہ دے گی۔ خواہ سررشتہ تعلیم میں خواہ

056
www.taemeernews.com

سول لائن میں اخیر درجہ پنشن کا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جس گھر میں ۱۵۰ روپے مہینہ آتا ہے اس میں ۵۰ روپے آئینگے تو صورتِ حال کیا ہوگی۔ لیکن دل کی آزادی یہی کہتی ہے کہ قناعت کو رفاقت میں لو۔ تھوڑا کھاؤ اور اپنی کتابوں کو پورا کرو۔ خدا کریم کارساز ہے وہ دینا چاہے گا تو اُس کے ہزاروں ہاتھ ہیں عہدہ کے لئے کوشش نہ کرو۔ آپ کی کیا رائے ہے۔

پہلے بھی میرے کئی نامے خدمت میں پہنچ چکے ہیں تعجب ہے کہ آپ نے ایک کا جواب نہیں دیا۔ مزاج خدا کرے اچھا ہو۔

تحریر صدر

www.taemeernews.com

عالی جناب من!

تسلیم۔ مرحمت نامہ نے شرفِ اعزاز بخشا۔ طبیعت کا حال آپ نے بالکل نہ لکھا۔ بہرحال شکار کا شغل بہت خوب ہے میری عقل ناقص میں مزاج پر حرارت غالب ہے۔ جنگل کی ہوا اس کے لئے بہت مفید ہے صبح کی ہوا خوری۔ کان

www.taemeernews.com

اور مُنہ بند کر کے مسلسل جاری رکھئے اور ہرگز اس امر سے غافل نہ رہیئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میرے باب میں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ دل کو نہایت تشفی اور استقلال حاصل ہوا۔ اپنے جد کے خانہ زادوں کی دستگیری آپ صاحب نہ فرمائیں تو اور کون ہے۔ پروردگارِ عالم اس خاندان کو اقتدار روز افزوں عطا فرمائے۔ میں نے اپنے دل سے یہ قرار دے لیا ہے۔ اگر اکسٹرا اسسٹنٹی دی تو اختیار کر لونگا۔ ورنہ پنشن لونگا۔ تھوڑے پر قناعت کرونگا۔ اپنی کتابوں کو پوری کوشش سے تیار کر کے پیشکش کرتا جاؤنگا۔ اور دُعائے دولت میں مصروف ہونگا۔ ہاں جو خدمت فرمائینگے وہ بھی بجا لاؤنگا۔ کالج کا تغیر نہیں بھی ہوتا۔ تو یہ سمجھ لیجئے کہ میں تو اب آپ صاحبوں کا ہو چکا ہوں۔

تم سنو یا نہ سنو نالے کئے جاؤنگا
درد دل کہنے سے مطلب ہے اثر ہو کہ نہ ہو

حشر پر وعدۂ دیدار ہے۔ میں ڈرتا ہوں
بھیڑ ہو وے گی رُخ یار ادھر ہو کہ نہ ہو

میں آجکل عجب مخمصے میں پڑ گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ادھر مجھے کورس وغیرہ کا

059
www.taemeernews.com

مرض لگ گیا۔ اِدھر کالج کا تردّد۔ کہ دفعۃً معلوم ہوا۔ آبِ حیات اور نیرنگ خیال امتحانِ یونیورسٹی میں داخل ہوگئی ہیں اور امتحان آغاز مئی پر ہوگا۔ سب نے کہا کہ دونوں کو ضرور چھپوانا چاہئے۔ ۳-۴ سو طالب علم دفعۃً طلبگار ہوگا۔ مجھے بھی طمع نے للچایا۔ اور فوراً شروع کر دیا۔ اگر نہایت کوشش ہو اور کارگر بھی ہو اور کئی چھاپہ خانوں سے کام لیا جائے۔ تو دو مہینے چاہئیں۔ خیر اب تو پھنس گیا۔ دو دو ہزار چھپوانے شروع کئے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ تنہا ہوں۔ رفیق کوئی نہیں۔ استغفراللہ۔ یہ کیا کفر ہے۔ مولیٰ موجود ہے۔

۱۰ فروری ۸۳ء

060

www.taemeernews.com

عالی جنابِ من۔ تسلیم۔ عظم اللہ اجورنا بمصائبنا۔ ؎

ما درچہ خیالیم فلک درچہ خیال کاریکہ خدا کند فلک را چہ مجال

ہائے افسوس[1]۔ صد ہزار افسوس۔ آسمان ٹوٹ پڑا۔ زمین تہ و بالا

[1] سر سالار جنگ کے انتقالِ پُر ملال پر یہ کلمات لکھے گئے ہیں۔

061
www.taemeernews.com

ہوگئی۔ خدا جانے کیا ہوا اور کیونکر مر گئے۔ اچھا۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ یا اللہ۔ یا ارحم الراحمین رحم کر بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ۔

اول اُن کے لئے رحمت و مغفرت کی دُعا کرنی چاہئے۔ بعد اس کے یہ سوچنا چاہئے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ گورنمنٹ کو سب اہل عمل ایک موریل لکھیں کہ آپ جس طرح کُل ممالک ہندوستان کے مالک ہیں اِسی طرح اس قطعۂ مختصر کے بھی مالک ہیں آپ پر یہ واضح ہے کہ مرحوم جنت مکانی نے اس ریاست کا انتظام کیا کر رکھا تھا۔ اور کن کن اصول پر رکھا تھا۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ وہ کیسا تھا۔ پس ایک کل یا ایک گھڑی جبکہ اپنے پرزوں کے ساتھ چل رہی ہے تو کچھ ضرورت نہیں ہے کہ اس میں تغیر و تبدل کیا جائے۔ اس لئے واجب ہے کہ اس انتظام کی حفاظت کرے۔

(۲) گورنمنٹ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس انتظام کے کیسے کیسے مخالف پہلو میں موجود ہیں۔ اس سے بھی اس انتظام کو بچائے کہ خلل انداز نہ ہوں۔

062
www.taemeernews.com

(۳) سرکار عالی کی تا تجربہ کاری اور عدم واقفیت کا حال ظاہر ہے جس طرح اس مرحوم مغفور نے انہیں اپنی حفاظت تربیت میں رکھا تھا۔ کچھ عرصہ تک اسی طرح گورنمنٹ رکھے اور صاحب رزیڈنٹ اسیطرح نگرانِ حال رہیں +

(۴) بہت سے مافی الضمیر اور تجویزیں اُن کی تھیں کہ ظاہر تھیں یا ابھی ارادے میں تھیں۔ وہ اُن کے خاص خاص ماتحتوں کے سینوں میں مخزون ہیں۔ اُن لوگوں کو صاحب رزیڈنٹ اپنے ہاتھ پاؤں سمجھیں۔ اور اُن کی اصلاح سے کام کریں +

میں نے اسی وقت اخبار میں یہ حال دیکھا ہے عقل ٹھکانے نہیں۔ حواس پریشان ہیں ہاتھ لکھنے کے قابل نہیں۔ مگر لکھے بغیر رہ نہیں سکا۔ اس لئے چند حروف نامربوط لکھ کر لفافہ میں بھر دئے ہیں۔ آگے سوا افسوس کے کیا لکھوں۔ جی چاہتا ہے کہ خود حاضر خدمت ہوں اور دل کی بھڑاس نکالوں۔ مگر پھر کہتا ہوں کہ حاصل کیا۔ اس لئے وقت پر منحصر رکھا۔ اگر قسمت ملک یاور ہوئی۔ تو عجب نہیں کہ مولوی سید حسین صاحب کو

www.taemeernews.com

اس وقت میں گورنمنٹ بہت عزیز سمجھے کیونکہ زیادہ تر یہی
اُنکی تدبیروں اور تجویزوں اور ارادوں کا خزانہ تھے۔ جو کچھ
اُن کو معلوم ہے۔ شاید کسی کو معلوم ہو۔ ان میں بڑا وصف
یہ ہے کہ سویلائزڈ ہیں اور گورنمنٹ کے مقاصد کو اغراض
ملک کے ساتھ ترکیب دیکر اس طرح کام کر سکتے ہیں کہ دونو
نقصان یا ہرج سے محفوظ رہیں اور ایک دوسرے کے
فوائد اور منافع اور آسایش و آرام سے متمتع ہوں۔ خدا
اپنے بندوں پر رحم کرے ✣

آزاد

از لاہور ۱۱۔ فروری ۱۸۸۳ء

064

www.taemeernews.com

جناب من ۔ تسلیم ۔ گھوڑے کے باب میں جو عنایت فرمائی ۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ میں نے سب طرف کو خط لکھ دیئے ہیں ۔ اسی ضمن میں آپ کو بھی تکلیف دی تھی معاف فرمائیگا غلطی مجھی ہوئی کہ پسند پہ منحصر رکھا ۔ ورنہ للعد کا معاملہ تھا ۔ ریل میں ڈال دیتا وہاں پہنچ جاتا ۔ بے شک

ہیں سزا کا مستوجب تھا ؎

سزا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانیکے،
تیری زلفوں نے مشکیں باندھکر مارا تو کیا مارا

سائیں کپور تھلہ کا رہنے والا تھا۔ وہاں بھی تحریر دوڑادی ہے۔ خیر یہ جھگڑے تو یوں ہی چلے جاتے ہیں۔ اگر قسمت کا ہے تو انشاء اللہ آجائیگا +

گر رفتنش وفاست خود مے آید | گر آمدنش رواست خود مے آید
بیہودہ چرا در پے او مے گردی | بنشیں اگر او خداست خود مے آید

میرا حال یہ ہے کہ آج کل اس قدر مصروف ہوں کہ اس سے زیادہ ہو نہیں سکتا۔ میں آپے سے باہر ہو گیا ہوں اور ضعف نے نکما کر دیا +

آزاد

۱۶ ۔ جنوری سنہ ۸۳ء

066
www.taemeernews.com

تسلیم۔ آپ کو یاد نہیں میں نے کیا عرض کیا تھا۔ یعنی اُس دن میں کالج میں جاکر بیٹھا ہی تھا۔ کہ دو طالبعلموں نے آکر اس حادثۂ ناگہانی کی خبر دی۔ میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور دل پر صدمہ ہُوا۔ وہ متحیّر ہو کر مجھے دیکھنے لگے اور اس معاملہ میں تقریریں معمولی کرنے لگے۔ میں نے کہا کہ ان باتوں سے کچھ حاصِل نہیں۔ اسوقت ہمیں دو باتوں کا فکر کرنا چاہیئے ایک یہ کہ اُن کے محامد و اوصاف اس طرح بیان کرنے چاہئیں جس سے پبلک اور گورنمنٹ کے دل پر اُن کے حقوق کی یاد کے نقوش تازہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ اُن کے لڑکوں کے ساتھ حقوقِ مذکورہ بدّ نظر رہیں۔ دونو باتوں کے ضمن میں کوئی ایسی بات بھی جس سے اُن کا نام روشن ہو کر قائم رہے۔ اور مرثیہ خوانی اور تاریخیں لکھنی جو کہ شیوۂ قدیم اشیا کا ہے یہ تو مجھے پسند نہیں۔ اب اُس کا زمانہ گذر گیا۔ اُنہوں نے کہا پھر یہ کیونکر ہو۔ میں نے کہا مجھ سے کچھ نہیں ہوسکتا نہ میں کسی قابل ہوں۔ اتنا ہے کہ

www.taemeernews.com

دربار اکبری درست کر رہا ہوں۔ یہ اُن کے نام پر کروں گا دو نو خوش ہو گئے۔ اور کہا کہ ضرور کیجئے۔ یہ عمارت عظیم الشان اُن کے نام پر یادگار ہو گی جو کبھی منہدم نہ ہو گی۔ میں نے کہا بلکہ دو تین اور بھی +

اب آپ کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ دربار مذکور کو اگرچہ طبع نیرنگ خیال اور آب حیات کے سبب سے آج کل ملتوی کر دیا ہے۔ مگر تمام مسوّدے پہلو میں دھرے ہیں۔ یہ چھپائی چھ مہینے کا کام تھا جسے میں نے ڈیڑھ مہینے میں کیا۔ انشا اللہ ۲۵ دن حد ایک مہینے کا کام اور ہے۔ اس سے فارغ ہوں تو پھر اُسے سنبھالتا ہوں خداوند مولیٰ اسد اللہ الغالب سرانجام کو حدِ انجام پر پہنچانے والے ہیں۔ مگر مشورت طلب یہ نکتہ ہے کہ آیا وہی ڈڈیکیشن کا مقرری خاکہ۔ نگ بھر کر سجا دوں۔ یا اُسے موقوف رکھکر یہ لکھوں کہ ایسے شخص کے حادثہ جانکاہ پر عالم نے نالہ وزاری کے معمولی حق ادا کئے اور یادگار

068
www.taemeernews.com

کے لئے تاریخیں اور نظمیں لکھیں۔ فقیر آزاد سے اور کچھ نہ ہو سکا۔ یہ کتاب اُن کے نام پر لکھتا ہے کہ ان دنوں زیرِ قلم تھی ع 'چہ کند بے نوا ہمیں دارد'

مزا تو اس کا جب تھا کہ خود لے کر جاتا اور بعض مقامات اس کے اپنی زبان سے اُن کے سامنے پڑھتا۔ اور دیکھتا کہ کس کس مقام پر وہ کیا فرماتے۔ ہائے سر سالار جنگ سارے ارمان دل کے دل میں رہے۔ ہائے سر سالار جنگ

مولیٰ اسد اللہ الغالب حاضر و ناظر ہیں کہ پھر آنسو آنکھوں میں بھر آئے۔ آپ سے کیا اپنا حال کہوں۔ میرا دل کچھ اور دل ہے +

بہر حال آپ مطمئن رہیں۔ انشا اللہ جلد ختم کرتا ہوں کلکتہ تک سے بمبئی مدراس تک سے برابر درخواستیں آ رہی ہیں اور گھر میں کچھ بھی نہیں +

پرسوں اتوار کو یہاں ایک بڑا جلسہ تھا۔ لاہور و امرتسر کے دولت پرست جمع ہوئے تھے کہ کپڑے کی کل پنجاب

069
www.taemeernews.com

میں جا رہی ہو۔ وہاں کوئی بولا کہ آزاد کہاں ہے اُسے بھی تو پُوچھو۔ وہیں سے کوئی بولا کہ اُس نے کمیٹیوں کو بالکل استعفا دیدیا ہے۔ وہ تو اب تصنیفات میں غرق رہتا ہے۔ کسی نے یہ بھی کہا کہ آجکل وہ دربار اکبری لکھ رہا ہے مگر اکیلا ہے۔ کوئی رفیق اور مددگار نہیں۔ کسی شخص نے کہا کہ پھر وہ کس طرح کی مدد چاہتا ہے۔ جو ہم سے ہو سکتی ہے ہم بھی کریں۔ میں درماندہ تائید و تدبیر کیا کہوں کہ میرا کام سوا خدا و مولیٰ کے مدد پذیر نہیں۔ یا علی مدد۔ پہنچے ہیں۔ صبح قریب ہے۔ وقت تو قبول کا ہے اگر سائل کی آواز حضور تک پہنچ جائے +

فقیر آزاد

۲۰۔ مارچ ۸۳ء

ساعت ۴۔ قریب صبح

عجب تماشا ہے آفرینش کا ضمیر تو یہ اور تصنیفات کے مضامین دیکھکر..... مجھے نیچری کہتے ہیں۔ ہاں ہاں نیچری ہوں۔ مگر علی کا نیچری ہوں ؎

070
www.taemeernews.com

من نمے گویم ولیکن از تو چیزے دیدہ است
آنکہ مے گوید خدایت یا امیر المومنین!

071
www.taemeernews.com

جناب من۔ ۸۔ اپریل ۸۳ء

تسلیم۔ عجب ہجوم محنت میں مبتلا ہوں۔ الحمدللہ کہ ۱۰۔۱۲ دن کا کام رہ گیا ہے اور یہ سخت تر وقت ہے۔ سوا مہینے سے میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوں۔ میری حالت ایسی ہوگئی ہے کہ ہر شخص پوچھتا ہے کہ تم کچھ بیمار تھے۔ نعوذ باللہ۔ غالباً میں نے آپ کو نہیں لکھا۔ ایک مہینے سے زیادہ ہوا کہ جموں سے ایک دوست کا خط آیا اس میں لکھا تھا مہاراجہ صاحب ایک تاریخ کی کتاب لکھوانا چاہتے ہیں جس میں عام سلاطین کے حالات ہوں۔ مگر زور اس بات پر ہو کہ سلطنت اس خاندان میں کیونکر اور کن کن اسباب سے آئی اور گئی تو کن کن سببوں سے گئی مثلاً بادشاہ کی بے پروائی یا عیاشی یا بدنیتی وغیرہ سے یا ارکان دولت کی

072 www.taemeernews.com

بے لیاقتی یا منکراہی سے مجھے لکھا تھا کہ تم اس کام کا ذمہ لو اور لکھو کہ کیا تنخواہ لوگے۔ میں نے عدیم الفرصتی کا عذر کرکے ٹال دیا۔ ۸۔۱۰ دن ہوئے کہ وہ خود آئے اور کہا کہ ان کی نوکری اختیار کرو۔ تو کیا تنخواہ لوگے۔ اور اس میں اصرار کیا میں نے صاف جواب دیدیا اور انکار کیا۔ غالباً آپ کے نزدیک بھی نامناسب نہ ہوگا۔ میری اپنی کتابیں ناتمام پڑی ہیں۔ کہ لوگوں کی آنکھیں اور میری جان انہیں میں لگی ہے۔ میں کسی کی کتاب لکھوں۔ طمع کا منہ کالا ہے آپ نے اخباروں میں دیکھا ہوگا کہ ڈسٹرکٹ مدارس سررشتۂ تعلیم سے الگ ہوکر انتظام جدید میں آگئے کالج کا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ کالج کا مولوی اور پنڈت ضرور تخفیف میں آئیگا کیونکہ یونیورسٹی پنجاب میں مولوی اور پنڈتوں کی کیا کمی ہے۔ اچھا مجھے پنشن بھی دیدینگے تو قناعت کروں گا اور تصنیفات کو پورا کروں گا۔ اپنے لخت جگر بچوں کو نیم جاں تڑپتا نہ چھوڑوں گا۔ چھپائی کا کام

073
www.taemeernews.com

۱۰-۱۲ دن سے زیادہ نہیں رہا۔ آب حیات نے مجھے ہلاک کر دیا مجھ سے بیوقوفی ہوئی ہے۔ ۱۰ مہینے کا کام تھا جو ڈیڑھ مہینے میں کیا ہے اللہ آسان کرے۔ جناب مخدوم و مکرم اپنے بھائی صاحب کو تسلیم کہیئے گا اور یہ بھی کہیئے گا کہ وہ نور دیکھتے ہیں یا نہیں۔ بہتر ہے کہ ضرور دیکھا کریں تا کہ حال تو معلوم رہے +

آزاد

074
www.taemeernews.com

عالی جناب من۔

تسلیم۔ کئی دن سے کہہ رہا تھا کہ لکھوں اور لکھوں اور آج ضرور لکھوں گا کہ مرحمت نامہ آن ہی پہنچا۔ خدا آپ صاحبان کو یہ دولت و اقبال و ترقیات روزافزوں سلامت رکھے کہ مجھ جیسے نالائق کو کس طرح یاد رکھتے ہیں۔ میرا حال یہ ہے کہ تقریباً ۸ دن ہوئے ہونگے۔ آب حیات اور نیرنگِ خیال سے چھٹکارا ہوا۔ مگر اس سال یونیورسٹی مجھ پر مہربان ہوئی۔ زبانِ اردو میں طلبا رد اخلہ کا ممتحن مقرر کیا۔ اور زبانی میں

075
www.taemeernews.com

اُردو اور فارسی کا - اور ایک حِصّہ عربی کا - اُن کے سوالات بنانے ایسا وقت نہیں لیتے مگر کاغذات جو نمبر لگانے کو آئے ہیں وہ چھاتی پر پہاڑ ہیں - ۶۱۸ کاغذ ہے اور آج سے ۱۰ دن کی مہلت باقی ہے - خدا اس بلا سے جلد مخلصی دے یہ درست ہے کہ اس میں تقریباً ڈیڑھ سو روپے کا فایدہ مجھے ہو جائیگا یا شاید کچھ زیادہ ہو - مگر خدا گواہ ہے - کہ میں اس پر خاک ڈالتا - منظور فقط اس لئے کیا کہ اس دفعہ کالج کا معاملہ نازک ہو رہا ہے - رجسٹرار ناراض ہو جائیگا تو لوگ مجھے احمق بنا لینگے اور کہیں گے کہ ڈاکٹر لائٹنر تو باسباب خاص ناراض ہو گئے اور اُن کی ناراضی بے شک تدارک پذیر نہ تھی انہیں تو نے کیا سمجھ کر ناراض کر دیا - اس سبب سے یہ بوجھ سر پر لیا - ورنہ آپ یقین فرمائیے کہ آزاد روپیہ کا لالچی نہیں - ڈاکٹر لائٹنر صاحب نے کئی دفعہ ممتحن کیا اور میں نے صاف انکار کر دیا - اب بات فقط اتنی ہے کہ ایک منشی بھی میں نے رکھ لیا ہے - وہ میرے ساتھ کام کر رہا ہے - انشاءاللہ ۱۰ دن

076
www.taemeernews.com

یں اس کام کو ختم کر دوں گا ۔ پھر دربار اکبری ہے ۔ اور یں ہوں ۔ مولی اللہ الغالب مظہر العجائب کا فضل شامل حال چاہیئے ۔ آپ دیکھیں گے کہ تیسرے ہفتہ یں کچھ نہ کچھ لے کر حاضر خدمت ہونگا ۔ آپ انہیں پھر لکھ دیجئے گا کہ آپ سمجھ لیں میری کل تصنیفات مرحوم مغفور کی ہو چکیں ۔ خدا گواہ ہے مجھے اُن سے غائبانہ عشق تھا پہلے لکھتا تو خوشامد تھی ۔ اب تو خاص اُن کے اور میرے درمیان میں معاملہ ہے دیکھئے آج لوح روحانی پر ان کا خیال کروں گا ۔ یہ یں جانتا ہوں کہ اُس کی باتیں قابل یقین ہرگز نہیں ۔ لیکن اسے میں نے ایک بھلاوُ اپنے دل کا کر رکھا ہے ۔ رات کو ایک بجے دو بجے بیٹھ کر باتیں کیا کرتا ہوں ۔ اور یہ یقین آپ کریں کہ یہ اپنے زبان اخوان الشیاطین جو زندہ ہیں اُن سے تو اس کی باتیں بہر حال بہتر ہیں ؎

بسکہ از برخور دعالم عکسِ مطلب دیدہ الم
میرمم از آب از آئینہ پنہاں میشوم

077
www.taemeernews.com

آپ نے تصویروں کا کچھ بندوبست نہ فرمایا۔ مجھے اکبر کی ایک تصویر ہاتھ آئی کہ ۳-۴ تُرک عورتیں بیٹھی ہیں اور وہ دو تین برس کا بچّہ بیچ میں کھیلتا پھرتا ہے۔ رات کا وقت ہے۔ شمع روشن ہے جھجھنے وغیرہ سامنے پڑے ہیں یہ اکبر کے ابتدائی حالات میں لگانی واجب ہے +

ایک ایسی ہی پُرانی تصویر اور ملّا دوپیازہ کی ہاتھ آئی۔ بیربل کے ساتھ اُسے بھی لگانا واجب ہے اگرچہ کتابسے ملّا دوپیازہ کی اصل نہیں معلوم ہوئی مگر مسخروں اور بھانڈوں سے اس کا شملہ وستار بیربل کی دم میں مضبوط باندھا ہے +

راجہ مان سنگھ کی تصویر بھی سندھی ہے۔ سرکار الور سے منگائی ہے بہت سمع خراشی کی۔ اب انشاءاللہ پھر +

محمد حسین۔ آزاد
۱۸-مئی سنہ ۸۳ء

078

www.taemeernews.com

جناب من۔

تسلیم۔ ۱۲ دن کا عرصہ ہوا کہ ایک نسخہ آبِ حیات طبع جدید

079
www.taemeernews.com

بذریعہ عریضہ نیاز ارسال خدمت کیا ہے۔ تعجب ہے کہ
ابتک رسید اُس کی نہیں پہنچی + کتاب مذکور میں اگرچہ
جابجا بہت مطالب زیادہ کئے ہیں۔ مگر میر انیسؔ مرحوم
کے خاندان کا حال اور مرزا دبیرؔ مرحوم کا حال آپ سے
داد طلب ہے۔ اب کی دفعہ فہرست بھی بہ نسبت طبع اوّل
کے مفصّل تر لکھی ہے۔ اسے ملاحظہ فرمایئے گا +
اگر فرمایئے تو ایک نسخہ آپ کے بھائی صاحب قبلہ
کی خدمت میں بھی بھیجدوں مگر انہیں ایسے ہزلیات کے
دیکھنے کی فرصت کہاں ہوتی ہوگی پھر یہ بھی فرمایئے کہ ایک
نسخہ سیّد لائق علی خاں کی خدمت میں بھیجوں یا کچھ ضرورت
نہیں۔ اور انہیں بھیجوں تو پھر جناب عالی کیلئے کیا رائے ہے۔
دربار اکبری کو لپیٹ رہا ہوں۔ مگر دو ہی دن جم کر بیٹھا تھا۔
کہ آنکھوں نے رنگ بدلا اور دماغ جواب دینے لگا۔ خیر۔
میں نے ایک دن آرام دیا۔ تخفیف معلوم ہوئی اب آہستہ
آہستہ چلا جاتا ہے۔ خیر۔ کام خدا کے فضل سے ہوگیا۔ مگر

080
www.taemeernews.com

افسوس اس بات کا آتا ہے کہ بیوقت ہوا۔ خدا اس مرحوم کو اعلےٰ علیین میں مراتب قربت کرے۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو ان چھٹیوں میں خود جاتا اور سُناتا۔ جب دل کا ارمان نکلتا کیونکہ میں دیکھتا کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کس کس مقام پر کیا رائے لگاتے ہیں +

اب جو لکھنا تھا وہ میں نے لکھ لیا اور ہر ایک حال مسلسل بھی ہو گیا۔ جو کام باقی ہے وہ فقط اتنا ہے کہ کہیں کوئی فقرہ بڑھا دیا۔ کہیں دو کو ایک کر دیا۔ کہیں کوئی لفظ بدل دیا۔ کہیں پس و پیش کر دیا۔ خیر اللہ سب مشکلوں کا آسان کرنے والا ہے۔ دیکھئے! تصویروں کے باب میں اتنا لکھا۔ جناب سیّد صاحب نے جواب بھی نہ دیا۔ میں نے ۸۔۱۰ تصویریں بہم پہنچائی ہیں جس طرح ہوگا انہیں سے اس گڑیا کو سنوار کر حاضر کر دونگا۔ افسوس کہ فرصت نہیں۔ خیر۔ اب پھر +

محمد حسین آزاد

لاہور۔ بنگلہ ایوب شاہ

۱۰۔ اگست۔ ۸۳ء

081
www.taemeernews.com
15

لاہور۔ بنگلہ ایوب شاہ ۔۱۴۔ اگست ۸۳ء

جناب من۔

تسلیم۔ مرحمت نامۂ عالی نے شرف اعزاز بخشا مگر میں تحریر عریضہ میں مقصّر رہا۔ الحمدللہ آپ کے جد کے تصدّق سے نورِ چشم کو خدا نے فضل کیا۔ کہ اڑھائی مہینے ہوئے اسے پٹیالہ روانہ کر دیا۔ مگر جس دن آپ کا مرحمت نامہ پہنچا دوسرے دن اس کا خط آیا کہ لڑکا اس کا بہت علیل ہو گیا۔ میں بہت پریشان ہوا اور یہاں سے ارسال ادویات کی فکر میں مصروف رہا۔ کچھ دل بھی ٹھکانے نہ رہا۔ شکر خدا کہ کل وہاں سے خط آیا۔ جس سے گونہ اطمینان حاصل ہوا۔ تحریر جواب میں جو دیر ہوئی معاف فرمائیگا۔

دو نسخے آبِ حیات حیدرآباد کو روانہ کر دئے اور آپ کے بھائی صاحب کو عریضہ لکھ دیا ہے۔ کہ ایک نسخہ اپنے کتبخانہ میں رکھیں۔ دوسرے نسخہ کے لئے اس قدر مرحمت فرمائیں کہ ایک عریضہ میری طرف سے لکھوائیں اور حضور نواب

www.taemeernews.com

سیّد لایق علی خاں بہادر کی خدمت میں پیش فرمائیں +
جن جن نسخوں کے لئے آپ نے ارقام فرمایا ہے۔
بیشک حصول مقاصد اور مطلب براری کا رستہ یہی ہے
مگر کیا کروں کہ طبیعت ایسی واقع نہیں ہوئی۔ میں ہمیشہ
یک رخ بازی کھیلا ہوں۔ اور خدا چاہے تو یہی چال چلونگا
جیت ہار خدا کے ہاتھ ہے۔ کبھی تو ہمارا پانسہ بھی سیدھا پڑیگا

رسید مژدہ کہ ایّام غم نہ خواہد ماند
چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

امرت سر کے باب میں روز بندوبست کرتا ہوں۔ پھر
یہی کہتا ہوں جو گھڑی اس کام میں صرف ہو جائے وہی
غنیمت ہے۔ کاغذ گو پھیلے رہتے ہیں۔ آپ زیچ میں کبھی
بیٹھا کبھی لیٹا رہتا ہوں اور کاٹ پھانس۔ کتر بیونت
کئے جاتا ہوں۔ جو منشی میں نے رکھا تھا بہت خوب تھا۔
اس کے دادا اور پھر اس کے والد میرے والد مرحوم
کے پاس تھے۔ اس کی سمجھ اور مزاولت اچھی تھی

083
www.taemeernews.com

پھر سلسلہ مہینا اور کھانا وغیرہ ذمہ لیا اور بلایا - اس بھلے ہانس کو تپ دق نکلی - ڈیڑھ مہینے کے بعد کچھ وہ گیا کچھ میں نے رخصت کر دیا - اب میں ہوں اور نامۂ اعمال - غالباً دلّی کا ایک سفر ضروری بلکہ مجبوری پیش آئیگا - اس میں آپکو سلام کرتا ہوا جاؤنگا +

حیدر آباد آپ بھی مرحمت فرما کر لکھ بھیجیں کہ حضور نواب صاحب بالقابہ کی خدمت میں کتاب پیش فرمادیں اور جو کچھ مناسب ہو زبانی عرض فرمادیں +

محمد حسین آزاد

084
www.taemeernews.com

جناب من۔

تسلیم۔ کاش ۱۵۔۲۰ دن پہلے تشریف لے جاتے ہیں ضرور آپ کے ہمرکاب چلتا۔ اور ایک دو مشاعرے ایک دو جلسے لکچروں کے دیکھتا اور دکھاتا اب سوائے حسرت و ارمان کے کیا ہو سکتا ہے۔ آپ کا خط میں نے صبح کے، نجے پایا۔ ارادہ ہوا کہ خود چل کر ملنے کا بندوبست

085
www.taemeernews.com

سوچوں کہ اتنے میں مصور آیا جس کا کئی دنوں سے انتظار تھا۔
اسے راجہ مان سنگھ اور ملاں دوپیازے کی تصویر دے
رکھی تھی کہ نقل اتار دے۔ مان سنگھ کی تصویر اکبر کے وزیر
نے محبت قدیم کی رعایت سے بھیجی ہے اور ملا دوپیازے
کی تصویر بھی ایک جگہ سے ہاتھ آئی۔ یہ بہت پرانی اور سندی
ہے مصور نے جو نقل اتاری وہ کئی جگہ سے قابل اصلاح ہے۔
۱۰ بجے تک وہ بیٹھا اور وعدہ کر گیا کہ کل پھر آؤں گا چونکہ اس کا
ہاتھ آنا بھی مغتنمات سے ہے اس لئے کل بھی نہیں حاضر ہو سکتا
انشاء اللہ پرسوں حاضر خدمت ہونگا۔ آپ سے بڑی التجا یہی ہے
کہ وہاں جاکر تصویریں تلاش فرمائیں +
غالباً آپ کو بھی لکھ چکا ہوں کہ دو نسخے بصیغہ رجسٹری آپکے
بھائی صاحب کی خدمت میں بھیجدیئے ہیں۔ ۲۴۔ اگست کو
روانہ کئے تھے ابتک رسید نہیں آئی۔ معلوم نہیں کہ آنجناب
حضور جناب عالی کے ملاحظہ سے بھی گذرانے یا نہیں۔ اگر
مناسب جانیں تو ذرہ کو نظر خورشید تک پہنچائیں کسی قسم

086
www.taemeernews.com

کی طلب یا اُمید نہیں ہے فقط اتنی ہی خوشی مطلوب ہے جو ہر مصنف کو اپنے کلام کے پھیلانے میں ہوتی ہے +

اس خیال سے مبادا محروم الخدمت رہ جاؤں۔ یہ نیازنامہ لکھ کر روانہ کرتا ہوں خیر اندکے از بسیار کچھ باتیں تو آپ تک پہنچ جائیں +

آزاد

لاہور۔ بنگلہ ایوب شاہ

۱۳۔ ستمبر ۸۳ء

087

www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ خان لنگران نے آج روانہ کیا ہے کل انشا اللہ باریابِ خدمت ہوگا۔ اتوار، پیر، منگل چھٹی ہے۔ خیال آیا کہ ۳ دن جم کر بیٹھوں گا تو ماثر الامرا کا کام ختم ہوجائیگا۔ جاؤنگا تو ایک دن صرف ہوگا اور حاصل فقط باتیں۔ اسلیئے کتاب بھیجدینی چاہیئے کوئی امر ضروری ہوگا تو امر تسر ہے کتنی دور ایک دم میں جاؤنگا اور پھر آؤنگا ہائے قائم نے کیا خوب کہا ہے؎

مجلسِ وعظ تو تا دیر رہیگی قائم
یہ ہے میخانہ ابھی پی کے چلے آتے ہیں

088

www.taemeernews.com

وقت تنگ ہے انشا اللہ اب پھر۔

آٹھ دن ہوئے ایک عریضہ لکھا تھا خدا جانے پہنچا ہے یا نہیں +

آزاد

۲۳۔ فروری ۸۴ء

089
www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ شنبہ گذشتہ کو.... طالبعلم کے ہاتھ خان لنکران کو ارسال خدمت کیا تھا اور نیاز نامہ بذریعہ ڈاک روانہ کیا تھا۔ چونکہ ابتک جواب نہیں عنایت ہوا۔ اس لئے تردد ہے تقصیر حضوری کے لئے معافی مانگ چکا ہوں۔ اور اب دوبارہ طلبگار عفو ہوں۔ مجھے ایک اور مشکل پیش آئی۔ صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج نے مجھے فرمایا کہ آبِ حیات اور نیرنگِ خیال کو ہمنے اپنے کالج اور نورمل سکولوں کی پڑھائی میں داخل کر دیا ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح اس میں تاریخ زبانِ اردو کی آپ نے لکھی ہے ایسی ہی تاریخ اور تحقیق زبانِ فارسی کی ہو۔ کہ اُسے فارسی کے کورس میں داخل کریں میں نے عرض کی کہ زبان فارسی میں لٹریچر

090
www.taemeernews.com

میرے لکھے رکھے ہیں اس میں زبان فارسی۔ نثر فارسی نظم فارسی پر بھی ایک ایک لکچر ہے۔ پوچھا تیار ہے؟ میں نے کہا سب تیار ہیں۔ تجویز مناسب یہ معلوم ہوئی کہ میں انہیں چھپوا دوں تقریباً ۳ سو صفحہ سے زیادہ کی کتاب ہوگی۔ قیمت میں کم رکھوں گا ہر طالب علم لے سکیگا۔ صاحب اپنے سکیم میں لکھدیں کہ فلاں کتاب میں سے فلاں فلاں لکچر بھی طلبا دیکھ لیں۔

یہ لکچر میں نے ۸۴ء میں دئے تھے۔ ان پر بھی نظر ثانی واجب ہے۔ اس لئے طبیعت متردد ہے اور آج آنے کو ہمت نہیں پڑی +

لاہور بنگلہ ایوب شاہ

۲۔ مارچ ۸۴ء

محمد حسین آزاد عفی عنہ

091
www.taemeernews.com

حضرت من!

تسلیم۔ کہیں کتاب کی قیمت نہ بھیجدیجئے گا۔ آپ نے مہر نہیں ملاحظہ فرمائی؟ اگر آپ کو ایسی ہی پسند ہے تو میں ولایت سے منگا دوں۔

092
www.taemeernews.com

حضور انور نے الحمد للہ کہ شفا پائی میرے تو ہوش جاتے رہے تھے۔ خداوند مولیٰ بنیادیں قائم رکھے۔ کل شفق میں نے دیکھا معلوم ہوا کہ بلنٹ صاحب نے جو تعلیم کو دیکھ کر مراسلت بھیجی تھی۔ اس میں بڑا زور اس بات پر دیا تھا کہ مجھے ڈر ہے کہ انتظام موجودہ کی تعلیم میں لڑکے بدتہذیب نہ ہو جائیں۔ مراسلت مذکور کے جواب میں جو کچھ انہیں لکھا گیا۔ اس میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جب تک یہ انتظام عمل میں آئے۔ بہتر ہے کہ آپ بھی یہاں رہیں اور اپنی تجویز کے حسن عمل کو خود دیکھیں سبحان اللہ انہیں اس سے زیادہ کیا چاہیئے۔ مگر ملا ہے ہم ہزار روپیہ مہینہ مصارف ضروری کے لئے۔ بلکہ ہمیں فرمائیے تو نگرانی کیا کریں۔

شفق میں میں نے دو ٹائم ٹیبل بھی دیکھے۔ ایک حضور انور کا ایک سالار جنگ بہادر کا۔ اگر پہلے نقشہ پر عمل درآمد ہوا کرے تو خوشا بحال ملک و مملکت۔ اور خدا چاہے تو طبیعت کا آجانا کچھ بڑی بات نہیں۔ شوق طبع ہے کاش انتظام اور آراستگی ملک پر آجائے اور یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ایک دفعہ وہ کر کے

www.taemeernews.com

دکھا دیجیے جو کبھی یہاں نہ ہوا ہوا اور اس وقت کہیں نہ ہو۔ دولت کی محبت انسان کی سرشت میں داخل ہے شاید کفایت اور تکثیر محاصل کی سیڑھی سے اس بلندی پر آسان پہنچ جائیں۔ خانی خاں رقعات عالمگیری اور مشہور حکایتوں اور روایتوں سے عالمگیر اور نواب سعادت علی خاں مرحوم کے حالات انہیں سنوائیے اور اُن کے لطائف و حکایات سے کان بھرتے رہیے +

آزاد

۱۱ - مارچ ۱۸۴۲ء

094
www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ آپ تو ناحق گھبراتے ہیں اور دیکھتا ہوں کہ ہر بات میں گھبراتے ہیں۔ وہاں کا اخبار اسی طرح نکلتا ہے میں نے اور مطابع میں دریافت کرلیا۔ جسوقت میرے پاس لفافہ پہنچے گا انشا اللہ اسی دن خدمت میں روانہ کیا کروں گا۔ کیا کروں کیونکر آپ کے دل میں اعتبار پیدا کروں!

نوکری کے باب میں دیکھتا ہوں کہ وہی مایوسی کے کلمے ہیں

095
www.taemeernews.com

یونیورسٹی پر آپ مجھے کیوں ڈالتے ہیں۔ یہ ہے کیا قحبہ! آپکے جدّ کی سرکار تو ہے۔ حضرت! اس غلام زاد کو آزاد کرکے وہ دست بردار نہیں ہوگی۔ انشا اللہ آپ دیکھیں گے اس سے بہتر صورت ہوگی۔ اور بدرجہا بہتر ہوگی۔

..... خوشا بحال آزاد کہ ۵۰ روپے پنشن بھی ہو جائے تو ہزار ہزار شکر خدا کا بجا لائیگا اور بغلیں بجا بجا کر رقص کریگا +

حرص قانع نیست بیدل در نہاد اسباب جہاں
آنچہ ما در کار داریم اکثرش در کار نیست

آہا۔ پھر انشا اللہ کیا خاطر جمع اور شگفتئ طبع کے ساتھ تصنیفات کو درست کروں +

محمد حسین آزاد

لاہور۔ بنگلہ ایوب شاہ۔

۲۰۔ اپریل سنہ ۹۴ء

096

www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ کل یکم مئی کو ایک قطعہ تشفی ارسال خدمت کیا ہے خدا کرے پہنچ جائے۔ چاہتا ہوں کہ رجسٹری کروا کر بھیجوں مگر

097
www.taemeernews.com

یہ سمجھ کر نہیں بھیجتا کہ دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی۔ آپ کیا کہینگے!
الحمدللہ بندہ زادہ رڑکی پہنچ گیا۔ خدا و مولیٰ حافظ و ناصر ہیں۔
جمال الدین خان کوئی افغان مضافات کابل کا ہے اور پیرو ہے
مہدی سودانی کا۔ اُس نے پیرس میں آکر ایک اخبار عربی زبان
میں جاری کیا ہے۔ مختلف مقامات ہندوستان میں بھی اسکے
پرچے آئے ہیں۔ ۴ نمبر میری نظر سے بھی گذرے۔ ارادہ ہے
کہ خود لیکر حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے وہاں کچھ چرچا اس کا سنا
ہے۔ یا نہیں۔ بھائی صاحب سے بھی لکھ کر حال دریافت فرمائیگا
وزیر لنکران کے قصّہ میں جو الفاظ ہیں۔ اسکی واکیو بلیری[1] میں
سب موجود ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو الفاظ اس میں ایسے ہیں کہ
ہماری کتابوں میں یعنی برہان قاطع وغیرہ فارسی کی فرہنگوں
میں نہیں ہیں۔ وہ آپ الگ لکھتے جائیے۔ آپ فرمائینگے
کہ ہمیں کیا خبر ہے کہ کیا کیا الفاظ برہان میں نہیں۔ خیر میں خود
چند گھنٹے صرف کروں گا

آزاد
۲۔ مئی ۸۴ء

[1] لغت ۱۲

098
www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ نامہ نامی ایسی حالت میں پہنچا۔ کہ انتظار حدّ مایوسی کو پہنچ چکا تھا۔ پھر بھی غنیمت ہے کہ پہنچا تو سہی میں نے تو آپ سے کہدیا تھا کہ اگست سے چھٹیاں شروع ہونگی۔ اور ۱۵۔ اکتوبر کو ختم ہونگی۔ مگر آپ کو کب یاد رہتا ہے۔ دل بہت چاہتا ہے کہ وہیں آکر ملوں مگر فرصت کہاں؟ اور موقع کجا؟

میرا حال یہ ہے کہ ڈائرکٹر صاحب نے گورنمنٹ کے حکم بموجب لکھ بھیجا ہے کہ یکم اکتوبر سے میری تنخواہ یونیورسٹی سے ملا کرے۔ گویا اس تاریخ سے میں اُن کے ماتحت سمجھا جاؤنگا۔ یا قسمت یا نصیب +

فرصت کا حال یہ ہے کہ ۲۱۔ جولائی کو یہاں امتحان ملازمت تھا ۵۷۲ آدمی امتحان میں بیٹھے تھے۔ مجھے باوجود انکار کے فارسی کا ممتحن کیا۔ ۲ پرچے جس کے ۱۷۱۶ کا غذ دیکھنے پڑے ہیں ایک پلنگ بھرا ہوا ہے۔ دیکھتا ہوں اور لہو خشک ہوتا ہے کہ الٰہی یہ بوجھ کیونکر اُٹھے گا۔ ۱۵۔ اگست کو ریزلٹ دینا ہے

099
www.taemeernews.com

فرمائیے کہ اس چھٹی کا مزا کیا ہوا۔ خدا گواہ ہے کہ بار بار انکار کیا نہ قبول ہوا۔ ناچار۔ طفل یہ مکتب نمیرود۔ ولے برندش انصاف کیجئے کہ اب تصنیف کے لئے طبیعت میں ذوق شوق پیدا ہو تو کہاں سے ہو۔ برابر خطوط چلے آتے ہیں کہ فرمائیے دربار اکبری کا کیا حال۔ قند پارسی (گفتگوے فارسی) کا کیا حال ہے۔ لکچروں کا کیا حال ہے۔ یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ آزاد کا کیا حال ہے۔

تحفۃ العوام کا عکس جو مطلوب ہے۔ انشاءاللہ عنقریب دریافت کر کے عرض کروں گا۔

شفق کے پرچے الگ الماری میں رکھتا جاتا ہوں۔ تیار۔ آپکے حکم کے منتظر ہیں۔ اس خط کا جواب آئے تو روانہ خدمت کروں۔

میں جیسا تھا ویسا ہی ہوں۔ نہ ساون ہرا نہ بھادوں سوکھا۔

ایک دن ایک صاحبزادے۔ جنکا قیافہ شرافت اصلی پر گواہ تھا تشریف لائے کہ بالگرام کا رہنے والا ہوں۔ سیّد ہوں۔ یہاں پڑھنے آیا ہوں۔ سیّد مصطفےٰ نام ہے سبحان اللہ +

100
www.taemeernews.com

تاثیر ہے کیا خاک میں اس نجد کی کہدے　　تو مجھ سے تو بارے
ہر پھر کے جو آنکلے ہے یاں ناقۂ لیلےٰ　　اے جذب محبت

بہر حال مجھے خیال ہوا کہ لڑکے ہیں ناتجربہ کار ہیں۔ مبادا کہ گھر سے کسی بات پر ناراض ہو کر نکل کھڑے ہوئے ہوں۔ انہیں روک لیا۔ اور اسی دن آپ کے بھائی صاحب کو لکھا وہاں سے جواب چہ معنی دارد۔ خیر۔ وہ حقیقت میں جیسے شریف ہیں ویسے ہی سعید ہیں۔ چنانچہ تیسرے دن جماعت اول گورنمنٹ سکول میں داخل کروا دیا۔

دکن جانے کو دل بہت چاہتا ہے مگر دور کا سفر ہے۔ دوسرے دو سو روپے کا خرچ ہے اور فائدہ کچھ بھی نہیں۔ فقط سیر تماشا ہیں لئے غور طلب امورات کی مد میں رکھا ہوا ہے۔

شفق ابھی آیا۔ اکثر پرچے آپ کے دیکھنے کے قابل ہیں۔

بس حضرت اب پھر۔　　دعا والتماس دعا

آزاد

۲۷۔ جولائی سنہ ۸۴ء

www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ مجھے بھی کئی دن سے خیال تھا۔ الحمدللہ کہ خیر و عافیت معلوم ہوئی۔ بدلی سے یہ تو خوشی ہوئی کہ ایک دن لاہور کی منزل میں ملاقات ہوگی اور بہت سی باتیں جو تحریر میں نہیں سماتیں زبانی ادا ہونگی۔ مگر یہ خیال ہے کہ اب ہندوستان کی طرف بڑھتے چلے جائینگے۔ خیر میں نے کونسا پنجاب سے نکاح کیا ہوا ہی سبحان اللہ۔ سکوں کا شوق آپکو کب ہوا جبکہ سکوں کی کان سے آپ جدا ہوتے ہیں۔ جہلم سے لیکر پشاور تک سکوں کا گورستان ہے۔ مجھے آپ سے زیادہ شوق تھا۔ مگر ۵ برس ہوئے میرے ۲۔۳ سو سکے دفعتہً گم ہو گئے۔ ایسا صدمہ ہوا کہ اب تک جب خیال آتا ہے دل تڑپ جاتا ہے۔ بیزار ہوگیا۔ اور خیال کا بھلانا مصلحت دیکھا۔ دکان دکان پھر کر اور گدائی کر کے برسوں میں جمع کئے تھے۔ ہزاروں میں سے انتخاب کر کے رکھے تھے اور تمام گریک تھے۔ ہائے افسوس۔ رنج ہوتا ہے۔ نہیں لکھا جاتا ہے +

آزاد

102
www.taemeernews.com

آپ کے لئے جس قدر ممکن ہوگی کوشش کروں گا۔ جب لاہور کے قریب پلٹن پہنچے تو مجھے ضرور لکھئے گا۔

وہ سید مصطفےٰ خلف سید ابن علی صاحب بالگرامی یہاں بیمار ہوگئے۔ اُن کی بیماری نے طول کھینچا۔ بخار ایسا لپٹا کہ نہایت ضعیف کردیا۔ آدمی کجا اور خدمت کجا۔ بیمارداری تیمارداری کجا۔ میرا لڑکا ایک دن خبر لایا کہ میں گیا تھا۔ مجھے چند باتونکے بعد اُنہوں نے پہچانا۔ یہ سنکر میرا دل نہ رہ سکا۔ انہیں مکان پر لے آیا۔ اب آپ کے جد کے تصدق سے اللہ نے مجھ روسیاہ کی دعائیں قبول کیں۔ اور اُنہیں شفا دیدی۔ چنانچہ ۲۹۔ نومبر کو بخیر وعافیت روانہ حیدرآباد ہوئے۔ اب یہ دعا ہے کہ بہ خیر وسلامت اپنے بزرگوں کے پاس پہنچ جائیں +

مولوی صاحب کو خط لکھئے تو میری طرف سے بھی تسلیم لکھئے گا۔ اور بھائی تو آزاد کو کیا جانیں گے۔ جواب ضرور لکھئے گا۔

دعا کا محتاج

۴۔ دسمبر ۸۴ء۔ بندہ آزاد

103
www.taemeernews.com
24

عالی جناب من زاد اللہ اجلالکم ۔ تسلیم ۔ احمق کا قاعدہ ہے کہ اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا ہے ۔ میرا یہ حمق حد سے بہت گذر گیا ہے ۔ کہ تعریف سنکر غصہ آتا ہے ۔ بات یہ ہے کہ آپ میری تصنیف کے باب میں کچھ نہ کہا کریں ۔ کیا کہوں فرصت تو ہے نہیں ۔ اور دل یہ چاہتا ہے کہ آپ کے ایک ایک فقرہ کے جواب میں ایک ایک کتاب لکھوں ۔

اخلاق جلالی کو میرے ایک شاگرد نے سوالوں میں ترتیب دیا ہے انشا اللہ جلد بھیجتا ہوں ۔ آپ ہمیں بھول جائیے ہم تو آپ کو نہیں بھول سکتے ۔ اس کی انگریزی نہ دیکھا کیجئے ۔ وقت ضائع ہوگا ۔ یہ سوالات انشا اللہ امتحان کیلئے بہت مفید ہونگے

سفر کا سلسلہ نہیں بھلاتا ۔ انشا اللہ سفر نامہ مرتب ہوگا ۔ تو دیکھئے گا ۔ گرامی کو میں خوب جانتا ہوں ۔ یونیورسٹی پنجاب میں بھی پڑھا ہوا ہے ۔ وہاں سے نکل کر بھی کئی سال تک مجھ سے ملتا رہا ۔ ۱۲ برس کا مسلسل مشاق ہے اور جس رنگ میں وہ لکھتا ہے اس میں آج اول درجہ کا شاعر ہے اسکی طبیعت خیال بندی

104
www.taemeernews.com

جلال اسیر قاسم مشہدی۔ ظہوری وغیرہ ہند میں اسی طرز میں کہتے تھے۔ افسوس کہ سخندان فارس مشتہر نہیں ہوا جو میرے اس مختصر فرقہ کا مفصّل مزا آجاتا.... میں نے سخندان فارس کو نظر ثانی کرکے رکھدیا ہے۔ چاہا کہ اب دربار اکبری کو سنبھالوں مگر مروت اور حمیت نے اجازت نہ دی کیونکہ استاد مرحوم شیخ ابراہیم ذوق کی بہت سی غزلیں قصیدے بے ترتیب پڑے ہیں اور میں خوب جانتا ہوں کہ انکا ترتیب دینے والا میرے سوا دنیا میں کوئی نہیں۔ اگر میں ان کے باب میں بے پرواہی کروں گا تو یہ اُن کی محنت کا نتیجہ جو دریا میں سے قطرہ رہ گیا ہے بے موت مرجائیگا اور اس سے زیادہ افسوس کا مقام کیا ہوگا۔ ان کے حال پر افسوس نہیں۔ یہ میری غیرت اور حمیت پر افسوس ہے۔ چنانچہ اس لئے اب اسے سنبھالا ہے۔ اور اس میں یہ ارادہ کیا ہے کہ جس جس قصیدے یا غزل یا شعر کے موقع پر کوئی تقریب۔ کوئی معاملہ۔ یا معرکہ خاص پیش آیا تھا وہ بھی نقل کروں۔ کیونکہ میں ہر وقت کا حاضر باش تھا اور والد مرحوم

105
www.taemeernews.com

اور وہ عالم طفولیت میں سا بخور رہے۔ آپ اس کے لطف کو تصور فرمائیے آج تک کسی شاعر کا دیوان ایسا مرتب نہ ہوا ہوگا خدا انجام کو پہنچا دے +

آزاد
یکم ستمبر ۱۸۸۸ء

www.taemeernews.com

جناب من!

تسلیم۔ میرا اصل نیاز نامہ بھیج دیجئے۔ کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اگرچہ ابھی تک ایسی حالت نہیں کہ انہیں کچھ فکر کرنا پڑے لیکن ہر حال کی مسلسل اطلاع انہیں اچھی ہے ...... آپ انہیں احمق سمجھتے ہیں؟ ابتدائے مطلب براری ہیں یہ لوگ احمق ہی ہوتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں احمق بنکر کام خوب نکلتا ہے جب جال جم جاتا ہے۔ پھر دیکھئے کہ کیا عالم ہوتا ہے۔ مالک کل! اور تم کون؟ تمہیں کیا دخل؟ تمہیں کیا اختیار؟ ایک جزانکی پالسی کا یہ بھی ہے کہ فقط انگریزی پڑھاؤ۔ سائینس وغیرہ کچھ ضرور نہیں۔ لیکن آپ خیال کیجئے۔ علوم

107
www.taemeernews.com

مذکورہ زبان کے لئے بہ منزلہ اعضائے رئیسہ کے ہیں اگر وہ بالکل نہ ہوئے تو پھر آدمی کیا ہوا؟ وہ تو حیوان ہوا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ طرز خاص اور مقدار خاص تک ہوں۔

پالسی عجب لفظ ہے! کہیں اس کے معنے تجویز کے ہوتے ہیں۔ کہیں مصلحت۔ کہیں مصلحت وقت۔ کہیں حکمت عملی۔ بس حضرت اب پھر۔

آزاد۔ بنگلہ ایوب شاہ

108
www.taemeernews.com
26

تسلیم۔ اللہ اللہ۔ اس وقت کیا دل خوش ہُوا ہے اور کیا غصّہ آیا ہے۔ میں تو صبر کر بیٹھا تھا۔ اب سِلی ہوئی بارُود کو آگ دینی کیا ضرور تھی۔ مجھے آپ خط نہ لکھا کریں ؎

دلربائی ہائے لیلیٰ کرد مجنوں راخراب
ورنہ آں بیچارہ رامیل گرفتاری نبود

خیر یہ تو باتیں جب مزا دیں کہ آپ اور میں آمنے سامنے بیٹھے ہوں۔ مطلب کی باتیں پہلے عرض کر لوں +

دیوان حافظ اخلاق جلالی ابوالفضل نولکشور نے چھاپی

www.taemeernews.com

ہے اور خوب محنتی ہے۔ ایک ایک نسخہ لیجئے اور دیکھ ڈالیئے۔ آپ کے نزدیک کچھ بڑی بات نہیں دیوانِ حافظ پر صوفیانہ حاشئے ہیں۔ خیر آپ اُس سے اپنا مطلب نکال سکتے ہیں۔ آپ کے دل پر ان کتابوں کا بھرم بیٹھا ہوا ہے۔ اس لیئے آپ دیکھتے نہیں۔ دیکھئے گا تو معلوم ہوجائیگا آسان کام ہے۔ اخلاق جلالی پر جو حاشئے ہیں۔ وہ اس کے لیئے کافی ہیں۔ آپ خاطر جمع رکھیں ....

گفتگو کو آپ مشکل فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کچھ بھی نہیں۔ لکھنو میں دو رسالے عربی ڈائیلوگز دو شخصوں نے جُدا جُدا لکھے ہیں۔ وہ کسی کو لکھ دیجئے۔ بھیجدے گا۔ اور پڑھنا شروع کیجئے۔ حفظ ہو جاینگے۔ امتحان میں اس کے یا اسی قسم کے فقرے ممتحن بولے گا۔ آپ کو یہ بات مشکل نہیں ہوگی کہ توڑ جوڑ کر کے لئے سیدھے جواب دیں اور اس کی خاطر جمع کر دیں۔ ہمت نہ ہارئے۔ چُپکے نہ رہیئے گا۔ اُلٹا سیدھا جھوٹ سچ بولے جائے گا۔

110
www.taemeernews.com

زبان فارسی کی تاریخ میں پروفیسر آزاد ایک شخص ہیں۔ انہوں نے تین چار لیکچر خوب دئے ہیں۔ اور زبان مذکور کے اصول اور بہت حالات اور بھی لکھے ہیں۔ ۳-۴ سو صفحہ کی کتاب ہوگی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ ابھی مسودے ہیں نظر ثانی کر رہے ہیں۔ عجب نہیں کہ ہو جائے تو جلد چھپوا دیں +

ہاں قواعد فارسی میں ایک کتاب ڈائرکٹر صاحب کی فرمائش سے میں نے لکھی تھی۔ اس کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے۔ اور کتب خانہ آزاد سے فاضل ہے۔ وہ انشاءاللہ روانہ کرتا ہوں (خدا کرے بھول نہ جاؤں) آپ دیکھئے گا۔ قواعد کی کتاب ہے۔ اور اصول وضوابط بیان کئے ہیں اور پھر دیکھئے کہ طرز بیان کو ہاتھ سے نہیں کھویا یہ بھی دیکھئے گا کہ مثالیں کیا خوش آئند بہم پہنچائی ہیں اور زبان کو اور محاورہ کو کس قدر قوت دیتی ہیں خدا کرے آپ کو پسند آجائے +

111
www.taemeernews.com

ہاں کیا خوب یاد آیا ہے۔ بمبئی میں ایک کتاب کسی نے چھاپی ہے۔ دیباچۂ رومی اس میں ترکی اور عربی کی گفتگو لکھی ہے اور اس قدر مبسوط ہے کہ اگر آپ اسے یاد کر لیں گے تو کافی دوافی ہوگی وہ بھی منگوا لیجئے۔ اگر نہ ملے تو مجھے لکھئے۔ کتبخانہ آزاد میں ہے فوراً ارسال خدمت کر دوں گا +

آزاد

112
www.taemeernews.com
27

عالی جناب من۔ تسلیم مدت گذر گئی کہ خدمت سے مقصر ہوں مگر عالم مجبوری ہے۔ کہ آب حیات میں غوطے کھا رہا ہوں۔ انشا اللہ ایک مہینے کا کام اور ہے +

حیدرآباد کے حالات اتنے ہی معلوم ہیں جتنے اخباروں میں لکھے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر شفق اتنے اختیار اور اتنے عہدہ کو نواب لایق علی خاں کے لئے کافی نہیں سمجھے میری عقل ناقص میں غل مچانے سے کچھ حاصل نہیں۔ گورنمنٹ کو جو کرنا تھا۔ وہ کر دیا۔ جو کچھ ہو گیا وہی مناسب ہے۔ اب نہایت خاموشی اور عرق ریزی سے اس کی تعمیل کرنی چاہیئے لیکن

113
www.taemeernews.com

اتنا خیال ضرور ہے کہ سکرٹری ہیں۔ صاحب قلم نہیں۔ فقط قلم ہو جائیں جو کہا سو کر دیا۔ جو حکم دیا اسکی تعمیل کر کے لکھ دیا۔ اپنی طرف سے سر مو دخل نہ دیں۔ میں نے کئی جگہ دیکھ کر ایسے مواقع کا تجربہ حاصل کیا جب ناقابل شخص بے لیاقت اشخاص کے ماتحت ہو جاتا ہے تو اس سے بیضابطگی دیکھی نہیں جاتی۔ خواہ مخواہ بول اُٹھتا ہے۔ اُسے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ میری ہدائت سے یہ لوگ میرے احسان مند ہونگے۔ اور میری لیاقت کو تسلیم کرینگے لیکن برخلاف اس کے وہ لوگ اس کی بات کو رد کرتے ہیں۔ موتیوں کو خاک میں ملاتے ہیں اور کبھی کچھ اسکی صورت کو ادل بدل کر کام میں بھی لاتے ہیں اور جن باتوں سے ناواقف ہوتے ہیں انہیں سیکھے جاتے ہیں اور تردید کرتے جاتے ہیں۔ اور اس شخص کی عقل و دانش کو دیکھکر اور زیادہ خطر دل میں پیدا کرتے ہیں۔ ان لحاظوں سے جہانتک ہو سکے بیوقوف بنکر چپ چاپ کام کئے جانا چاہیئے اور لیاقت اور معلومات کو دبائے ہوئے احکام کی تعمیل بڑی کوشش سے کئے جانے چاہیئے.....

..... اس موقع پر بڑی دانائی یہی ہے کہ اپنی آگاہی اور لیاقت دبائے ہوئے سب کے ساتھ ساتھ بلکہ پیچھے پیچھے چلے چلیں +

114
www.taemeernews.com
28

تا محتسب بگوید اسرار عشق و مستی ۔ تا بے خبر بمیرد در بند خود پرستی

آزاد

جناب من۔ تسلیم۔ آپ کو معلوم ہے کہ ۶ دن تک پولوس مقدّس کا لاہور میں نزول رہا۔ ایک عالم تہ و بالا تھا۔ آزاد بھی انہی کی گرفتاری میں رہا۔ اس لئے نیاز نامہ نہ لکھ سکا +

جس فارسی ڈراما کا آپ نے حال بیان فرمایا تھا۔ وہ میں نے لیکر دیکھا۔ صہ اسکی قیمت ہے اس لئے خرید کر بھیجنا مناسب نہیں سمجھا۔ آج کل میں یہاں سے کتب خانہ گورنمنٹ سکول کیلئے امرتسر کو کتابیں روانہ ہونے والی ہیں۔ اُن میں اسے بھی لکھوا دیا ہے۔ عنقریب وہاں پہنچے گا۔ اور میں بھی لکھونگا۔ وہاں سے لیکر دیکھے گا۔ یا میں خود لے کر حاضر ہونگا۔ نسخۂ مذکور جب تک جی چاہے اپنے پاس رکھے گا +

میں نے اُسے دیکھا۔ اتنی بات ضرور ہے کہ لکھنے والے نے جو کچھ لکھا ہے ڈراما کے اصول کے بالکل مطابق لکھا ہے اور نتیجہ بھی برجستہ نکالا ہے۔ یعنی بڑھاپے کی شادی اور خصوصاً دوسری شادی کی تکلیفیں اور قباحتیں جتائی ہیں۔ لیکن چونکہ ابتدائی تصنیف ہے۔

مکتوباتِ آزاد

یعنی

اردو جناب شمس العلما پروفیسر آزاد

کی دلچسپ خطوط کا با تصویر مجموعہ

جو

محنت سے دستیاب ہوا ہے

مرغوب ایجنسی لاہور نے

[illegible]